رُوح میں دُعا کرنے کے طریقہ کار

Marks of Praying in the Spirit

رُوح میں دُعا کرنے کا مطلب صرف روح کی قدرت یا روح ہمیں معاملہ کے بارے میں سکھاتا ہی نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب ہے رُوح کس طرح سے ہماری مدد کر رہا ہے کہ ہم کسی معاملے کے لئے دعا کریں۔ اور خداوند صرف ایک ہی طریقہ دعا قبول کرتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ وہ کیا طریقہ ہے، میں اس کے مختصر خواص بیان کروں گا۔ خدا کے پاس آنے والے کو یقین رکھنا چاہیے کہ وہ، "روح ہے اور ضرور ہے کہ اس کے پرستار روح اور سچائی سے اس کی پرستش کریں۔" (یوحنا 24:4)

دعا کے لئے پہلی لازمی چیز سچائی سے دعا مانگنا ہے۔ اور ہم اس وقت تک سچائی سے دعا نہیں کر سکتے جب تک خدا کا روح ہمارے باطل خیالات کو خلوص اور سچائی کی طرف نہ لے جائے۔ ہم سچائی سے دعا اس وقت تک نہیں مانگ سکتے جب تک ہم الفاظ بولتے رہنے کو دعا سمجھتے رہیں گے یا دعا کے کھوکھلے یا دوغلے اظہار کرتے رہیں گے بلکہ سچی دعا کا مطلب ہے کہ ہم جو کچھ دعا میں کہیں وہ یقین رکھیں کہ وہ واقعی سچ ہے اور یہ کہ خدا کے الفاظ کو ہم اپنے لئے سچ مان رہے ہیں اور اس کی مرضی کے مطابق عمل کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ خدا کے فضل کو، اس کی مرضی کے مطابق جان کر اس کی مرضی پوری کرنے کے لئے بالکل تیار ہو چکے ہیں۔ اور ایسا دعائیہ ہی روحانی شخص ہو سکتا ہے جو پاک روح کی مرضی کے مطابق کلام پر عمل کرتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ وہی شخص خدا کے حضور آہیں مارتا، کراہتا اور رو رو کر گڑگڑاتا ہے، لیکن یہ عمل وہ پوشیدگی میں صرف خدا کے روح کی مرضی کے مطابق کرتا ہے ہر جگہ وہ ایسا نہیں کرتا۔

روح القدوس میں دعا مانگنا پورے دل سے دعا مانگنا ہے

سرد مہری سے دعا کرنا ایسا ہے جیسے کہ خدا سے یہ کہنا کہ وہ دعا نہ سنے۔ اس لئے میرے عزیزو، جو دعا پورے دل سے نہیں مانگی جاتی تو سمجھے وہ دعا مانگی ہی نہیں جاتی۔ جیسے ہلکی آگ کی بات کی جائے ویسے ہی نیم گرم دعا ہے مگر ضروری ہے کہ یہ دہکتی ہوئی ہو۔ حقیقی دعا انسانی زندگی میں دہکتی ہوئی آگ کی مانند ہے جو انسانی روح کی بھٹی میں جلتی ہے اور وہاں سے آنسوؤں کے انگارے لے کر مزید بھڑکتی ہوئی ہونٹوں یا دل سے ادا ہوتی ہے۔ ایسی دعا صرف پاک روح ہی دے سکتا ہے۔ ایسی دعا مانگنا آسمان کے پھاٹکوں کے ستونوں کو مضبوطی سے تھامنا اور پھر زور زور سے ہلانا ہے جیسے سمسون نے مندر کے ستونوں کو اس طرح تھام لیا تھا جیسے وہ سب کچھ انہی ستونوں کے ذریعے گرا دے گا۔ کیونکہ وہ برکات کو کھونا

نہیں چاہتا تھا۔ دل میں یہ فیصلہ کر لینا انتہائی جُرات مندانہ کام ہے، "جب تک تُو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا۔" (پیدایش 26:32) یہی ہے روح میں دعا کرنا۔ خدا کرے کہ ہم بھی موثر اور دل جمعی سے دعا کرنے کا ہنر سیکھ لیں۔

استقامت سے دعا مانگنا یا دعا میں استقامت۔ کوئی بھی شخص چھوٹے فاصلے کے لئے تیز دوڑ سکتا ہے مگر میلوں تک تیز دوڑنا ایک جنگ لڑنے کے برابر ہے۔ اسی طرح بہت سے لوگ جذبات میں آکر دعا شروع کر لیتے ہیں مگر بلاناغہ دعا کرتے رہنا صرف خدا کے روح کی مدد سے ہی ممکن ہے۔ انسانی بدن کمزور ہے اس لئے تھک جاتا ہے۔ محض جسمانی عقیدت اپنانا گھونگھے کی فطرت کی طرح ہے جو چلتے رہنے پر پگھل کر ختم ہو جاتا ہے۔ نفسانی سوچ والے دعا میں زیادہ دن نہیں چل سکتے اور جلد ہی اُکتا جاتے ہیں۔ مگر جب خدا کا روح دعا میں مدد کرتا ہے تو وہ جواب حاصل کرنے تک دعا میں اور زور اور قوت عطا کرتا ہے۔ یعنی جب دروازہ زیادہ دیر تک بند رہے تو دعا کے وسیلے اس کو کھٹکھٹانے کی قوت بھی زیادہ ملتی جاتی ہے۔ اور جتنی جلدی فرشتہ جانے کی جلدی کرتا ہے اتنی ہی مضبوطی سے یہ شخص اس کا دامن تھام لیتا ہے اور کہتا ہے کہ جب تک تو مجھے برکت نہ دیں تجھے ہرگز جانے نہ دوں گا۔ یعنی دعا گو شخص کی دعا میں اور شدت پیدا ہوتی جاتی ہے جب تک اسے جواب یعنی برکت نہ ملے۔ خدا کی نظر میں آنسو بھرے دعا گو شخص انتہائی گراں قدر ہے کیونکہ وہ ناکام نہیں ہوتا اور ناقابلِ تسخیر بنتا جاتا ہے۔ خداوند یسوع ایسے شخص سے خوش ہوتا ہے جو اس کا دامن تھام لے اور کہے میں اپنی دعاؤں کا جواب نہ میں کبھی نہیں لوں گا اور یہ برکت پا کر ہی رہوں گا۔ کیونکہ تو نے دینے کا وعدہ فرمایا اور مجھے مانگنے کا حکم دیا اس لئے تو اپنی بات کے خلاف نہیں کرتا۔ اور پاک روح ہی ہمیں ایسی دعا کرنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے، جب ہم کلامِ خدا پر زیادہ سے زیادہ توجہ دے کر اسے پڑھیں اور یاد کریں تب پاک روح بھی ہمیں زیادہ سے زیادہ جرأت مندانہ دعائیں کرنے کا فضل دے گا۔

پاکیزہ سوچ سے دعا مانگنا روح میں دعا مانگنے کا اہم جزو ہے۔ عزیز بھائیو اور بہنو کتنی بار آپ کے خیالات بھٹک جاتے ہیں؟ تو آپ کہیں گے کہ کب ایسا نہیں ہوتا۔ مگر جب پاک روح زندگی میں آجاتا ہے تو وہ ایسے خیالات کو کلام کی رسی کا کوڑا بنا کر ایسے تمام کاروباروں کے تختے الٹ کر نکال باہر کرتا ہے اور خدا کے مقدس یعنی آپ کو صاف کر دیتا ہے، تب ہی آپ پاکیزہ ذہن اور سوچ کے ساتھ خدا کی حضوری میں دعا مانگ سکتے ہیں۔ اسی کے وسیلے روح میں ہماری رسائی خداوند تک ہوتی ہے۔

خاکساری سے دعا مانگنا ہی روح میں دعا مانگنے کی اصل حقیقت کو آسان طریقے سے بیان کرتی ہے۔ کیونکہ

پاک روح گھمنڈ کرنا نہیں سکھاتا۔ وہ گناہ کے خلاف قائلیت عطا کرتا اور ہمیں شکستہ دل اور خاکسار بناتا ہے۔ ہمیں حلیم محصول لینے والے کی طرح خدا سے دعا مانگنا ہے تاکہ ہماری دعائیں جلد سنی جائیں ورنہ ہماری عدالت ہی ہوگی جیسے اس فریسی کے حق میں یسوع نے فرمایا جو بڑے گھمنڈ سے دعا مانگ رہا تھا۔ اگر ہم خدا کا جلال دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں بڑی عاجزی اور خاکساری اختیار کرنا ہوگا۔

ایمان سے بھرپور دعا یقینی طور پر سنی جاتی ہے۔ پاک روح ہمارے دل میں ایمان پیدا کرتا اور اسے پروان چڑھاتا ہے تاکہ ہم خدا اور اس کے وعدوں پر ایمان رکھتے ہوئے پوری دل جمعی سے دعائیں کریں جو سب سنی جائیں۔ یہ سب خدا کے زبردست فضل اور عظیم وعدوں کا مبارک مجموعہ ہے جو تاجروں کے جہازوں کے خوشبودار مصالحوں کی مانند ہے جو پاک روح پر بھروسہ کرنے سے میسر ہے! پھر ہم کیسے دعا کرنا شروع کریں گے؟

جیسے ایک درخت جو زرخیز زمین میں بویا گیا ہو وہ اپنی تمام خوبیاں اس زرخیز زمین سے حاصل کرتا ہے ویسے ہی ایمان سے کی گئی دعا بھی اپنی تمام خوبیاں اور صلاحیتیں مسیح کی عقل سے حاصل کرتی ہے جس میں مندرجہ ذیل کچھ خاص باتیں موجود ہوتی ہیں۔

خُدا سے سب کچھ ممکن ہے

With God All Things Are Possible

ناممکنات کے لئے دعا کرنا! ایسے الفاظ آسمانی بادشاہی سے وابستہ اور ایمان بھرے الفاظ ہیں۔ کیونکہ خدا ناممکن کو ممکن کرنا پسند کرتا، عظیم اور معمولی کو ایک کرتا ہے کیونکہ عظیم سے عظیم کام بھی اس کی عظمت اور جلال کے سامنے کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ پرانے عہدنامے میں خدا نے ایک نبی کو عظیم معجزے کے متعلق وعدہ کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ، "---یہ خداوند کے لئے ایک ہلکی سی بات ہے" (۲۔سلاطین 18:3) اسی طرح یسوع نے جب ایک مفلوج کو شفا دی تو اس کے الفاظ بہت حیران کن تھے۔۔۔" آسان کیا ہے" (مرقس 9:2)۔ کیونکہ خدا کے لئے مشکل ترین کام بھی آسان ترین ہے۔ آپ اندازہ کرنے کی کوشش کیجئے کہ، کائنات کو، اتنی عظیم وسعتوں والی کائنات کو نیستی سے ہستی میں لا کھڑا۔ اس کے بعد نجات کا ایسا انوکھا کام کسی بھی انسان کی سوچ، قوت اور طاقت سے بالاتر تھا کیونکہ کوئی بھی انسان اپنے گناہ خود کو معاف نہیں کرسکتا اور نہ ساتھ ہی گناہ کی عدالت کرسکتا ہے۔ یہ انوکھا اور ناممکن کام انسان سے نہیں ہوسکتا تھا مگر خدا نے یہ کام کر دکھایا۔ کیونکہ خدا سے سب کچھ ممکن ہے۔ ناراست لوگوں کو نجات دینی تھی اسی لئے یسوع مسیح نے فرمایا "آدمیوں سے تو یہ ممکن نہیں مگر خدا سے سب ممکن ہے" (متی 19:16-26) یعنی

ناپاک جان کو مقدس بنانا یہ بالکل ناممکن کام ہے۔ "ناپاک چیز میں سے پاک چیز کون نکال سکتا ہے؟ کوئی نہیں" (ایوب 4:14)

ابرہام، جو ایمانداروں کا باپ ہے اس سے اولاد کا وعدہ ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ وہ انتہائی عمر رسیدہ تھا اور اس کا بدن گویا مردہ سا محسوس ہوتا تھا لیکن ہم جانتے ہیں کہ خدا نے اسے بیٹا دینے کا وعدہ کیا اور ایمان رکھنے کا کہا اور آخر کار اسے اضحاق عطا کیا جب وہ عمر رسیدہ ہو چکا تھا۔ (پڑھیئے عبرانیوں 11:8-12)

اسرائیل کی رہائی خداوند کی طرف سے اس وقت ہوئی جب انہوں نے ہر طرف سے امید چھوڑ دی تھی۔ جب انسانی امید دم توڑ گئی تھی۔ خدا ہماری ایمرجنسی اور ناممکنات میں بہت آسانی سے کام کرتا ہے۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ بنی اسرائیل چالیس برس یعنی تقریباً آدھی صدی بیابان میں پھرتے رہے لیکن خدا ان کو معجزانہ طور پر مہیا کرتا رہا کیونکہ وہ حالتِ سفر میں تھے۔

داؤد کو بادشاہت اس وقت ملی جب تک اس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر حلیم اور فروتن بنا کر انکساری اختیار نہ کی تا کہ خدا کی معجزانہ قدرت ظاہر ہو۔ یہوسفط بادشاہ کو سب سے بڑی فتح اس وقت نصیب ہوئی جب وہ بے یارو مددگار اور ناامید ہو کر یہ کہنے لگا کہ، "اے خدا۔۔ اس بڑے انبوہ کے مقابل۔۔۔ ہم کچھ طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ کیا کریں بلکہ ہماری آنکھیں تجھ پر ہیں۔" (۲۔تواریخ 20:12)

حزقیاہ بادشاہ کو بیماری سے شفا اس وقت ملی جب تمام امیدیں دم توڑ چکی تھیں اور وہ بستر مرگ پر تھا۔ (۲۔ سلاطین 20:1-6)

دانی ایل کو زبردست رہائی اس وقت ملی جب دارا بادشاہ سورج ڈھلنے تک اس کو بچانے کی کوشش کرتا رہا لیکن نہ بچا سکا۔ (دانی 6:12-22)

آستر ملکہ کو خدا نے اس کی پوری قوم کو بچانے کے لئے اس وقت استعمال کیا جب بادشاہ کی طرف سے ان کی ہلاکت کا حکم جاری ہو چکا تھا جس کو وہ خود بھی واپس نہ کر سکتا تھا۔ (آستر 9:25-32)۔

یرمیاہ کے لئے عظیم ترین وعدہ اس وقت ہوا جب وہ زندان کے اندرونی حصے میں قید تھا اور کسدی قوم شہر کے پھاٹکوں تک آ پہنچی تھی اور تمام انسانی امید دم توڑ چکی تھی۔ تب خدا نے اس کو لوگوں کے سامنے ایمان کا سب سے بڑا قدم اٹھانے کے لئے استعمال کیا کہ وہ عنوت کے علاقے میں زمین کا قطعہ خریدے جو علاقے کی بحالی کے لئے ضامن کی حیثیت رکھے۔ (یرمیاہ 32:1-15)۔ یسوع مسیح نے ایک خوبصورت تمثیل میں رات کے وقت دوست کے آنے کی بات کی کہ جب سب کام ختم کر کے خاندان سونے کے لئے بستر پر جا چکا ہے۔ دروازہ بند ہو چکا ہے اور کسی قسم کی مدد کی امید رکھنے کی گھڑی گزر چکی ہے مگر اس وقت دوست نے مشکل میں کام آنے والے دوست

ہونے کا ثبوت دیا اور آنے والے دوست کی ضرورت پوری کی۔ (لُوقا 11:1-13) اسی طرح پَولُس رسول کو جب اپنی زندگی کی امید نہ رہی اور وہ بری طرح بے یارومددگار ہو چکا تھا۔تب وہ ایمان کے بڑے قدم اٹھانے کے قابل ہوااور کسی فاتح کی طرح یہ مشہور حوالہ بیان کیا، "اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ تم اس مصیبت سے ناواقف رہو جو آسیہ میں ہم پر پڑی کہ ہم حد سے زیادہ اور طاقت سے باہر پست ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے زندگی سے بھی ہاتھ دھو لئے۔ بلکہ اپنے اوپر موت کے حکم کا یقین کر چکے تھے تاکہ اپنا بھروسا نہ رکھیں بلکہ خدا کا جو مُردوں کو جلاتا ہے۔" (۲۔کرنتھیوں 1:8-10)۔ ہمارے سامنے ایسی زبردست مثالیں رکھی گئی ہیں تاکہ ہم ناممکنات کے لئے دعا کرنے سے نہ ڈریں تاکہ ہمارے مالک کا جلالی وعدہ ہماری زندگیوں میں پورا ہو کہ، "اعتقاد رکھتا ہے اس کے لئے سب کچھ ہوسکتا ہے۔" (مرقس 9:23) اورمزید یہ کہ، "اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہو گی۔" (متی 17:20؛ 21:21)۔

اے پیارو، کیا آپ کا کوئی پیارا یا دوست احباب میں سے کوئی اتنا گمراہ ہے کہ کوئی انسان اس کی مدد نہ کر پائے تو پھر ناممکن کے لئے دعا کیجئے۔کیا آپ کسی ایسی مشکل، آزمائش یا پریشانی سے سالہا سال سے دوچار ہیں مگر آپ ناکام رہے ہیں تو آپ کے لئے موقع ہے کہ ناممکن کام کے لئے دعا کیجئے! کیا آپ کسی ایسی جسمانی کمزوری یا بیماری سے دوچار ہیں۔ جو تمام طبی مہارت سے باہر ہو یا لاعلاج قرار دی جا چکی ہو اور آپ کو ناکام بنا رہی ہو؟ تو پھر ناممکن کے لئے دعا کیجئے! کیا آپ ایسی آزمائشوں کا شکار ہیں جن سے بچنا آپ کے لئے ممکن نہ ہو تو یاد رکھئے کہ "خدا کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔" اس لئے ناممکنات کے لئے دعا کیجئے! (متی 19:26)۔

کیا آپ خدا کی خدمت کرنا چاہتے ہیں لیکن نہیں کر پا رہے؟ کیا آپ کے وسائل نہیں ہیں کہ آپ خدمت کر پائیں؟ کیا آپ میں قوت باقی نہیں رہی کہ خدمت کر پائیں؟ کیا آپ عظیم ایمان رکھنے کے باوجود ہر کام کو مشکل بلکہ ناممکن محسوس کر رہے ہیں؟ تو یاد رکھیئے کہ خدا ناممکن کو ممکن بنانا پسند کرتا اور کمزوروں کو زورآور بنانا جانتا ہے۔(۱۔کرنتھیوں 1:26-81)۔

اس لئے ناممکنات کے لئے دعا کرنا شروع کیجئے۔۔۔تو پھر جلد ہی آپ کا دل حمد کے گیت گائے گا۔

یسوع نے بگڑی بنادی

خوشیوں سے زندگی سجادی

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

پختہ ایمان سے ہی خُدا کی تمام قدرت محسوس ہوتی ہے

Strong Faith Realizes The All-Sufficiency of GOD

حقیقی ایمان کا اندازہ اسی وقت ہوتا ہے جب وہ خدا یعنی قادرِ مطلق خدا پر مکمل بھروسے کا اظہار کرے۔ تمام درست ایمان اس طرح خدا کے سہارے رہتا ہے جس طرح برتن کیل کے سہارے لٹکتا ہے۔ وہ ہی خدا کی تمام قدرت کو محسوس کرتا ہے، وہی اس کی قوت کا راز ہے، یہی اس کا پوشیدہ من ہے جو اس کی خوراک ہے اور اسے زور بخشتا ہے۔ خُداوند خدا ہی قادرِ مطلق ہے اور ہر کام کرنے کی قدرت اور حکمت رکھتا ہے، ہر وہ کام جو ہمارے لئے ناممکن اور بھول بھلیوں کی مانند ہوتا ہے وہ اس کے لئے سیدھے راستے کی مانند ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ محبت میں بھی سب سے بڑھ کر ہے تا کہ ہم پر رحم کرنے میں کبھی پیچھے نہ ہٹے۔ کیونکہ صرف خدا ہی سب کچھ دینے والا خدا ہے! یہ سچائی سادہ سی اور بولنے میں آسان ہے مگر یہ اتنی عظیم اور وسیع ہے کہ جب ہم اس سچائی پر بھروسہ کرنا شروع کرتے ہیں تو پھر یہ ہمارے تمام کردار پر بڑا عمدہ اثر ڈالتی ہے۔ یہ پیغام شاید ان کے لئے فائدہ منداور حوصلہ افزائی کا باعث ہو جو شاید وقتی مشکلات اور آزمائش میں گھرے ہوں۔ وہ شاید موجودہ پریشانی میں آنے والی برکات کا اندازہ نہ کر پا رہے ہیں۔ بعض اوقات ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ زبردست برکت کے ساتھ آزمائش بھی آئے گی اور ہم اسی سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ اور اس وعدے کو بھلائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ "وہ تجھے چھ مصیبتوں سے چھڑائے گا بلکہ سات میں بھی کوئی آفت تجھے چھونے نہ پائے گا۔" (ایوب 19:5)۔ کیونکہ خدا سب کچھ مہیا کرنے والا ہے، یہی بات آپ کو آگے بڑھنے کے قابل بناتی ہے چاہے آپ کیسی ہی مشکل یا موت کی سی وادی سے بھی کیوں نہ گزر رہے ہوں؟ اس لئے اے خدا کے عزیز فرزندو! آپ کو کس بات کا خوف ہے؟ آپ کے لئے وہ سب کچھ مہیا کرے گا اور تمام مشکلات کو جھکا دے گا!

اندرونی کشمکش

خدا کا بندہ جانتا ہے کہ اندرونی کشمکش، بیرونی آزمائشوں سے کہیں زیادہ خطرناک اور مشکل ہوتی ہے اور ہم میں سے ہر ایک اپنی اندرونی حالت کو الٰہی فضل سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں جس کی وجہ سے روحانی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں اس وقت جسمانی فطرت اور گناہ کی طرف ہماری رغبت ہمیں سب دکھائی دیتی ہے اور پھر ہم نے جو کام میں کوتاہی برتی ہو، روزانہ دعا اور مطالعہ کلام مقدس میں سستی برتی ہو، کام کر سکنے کے باوجود کام نہ کیا ہو وہ سب باتیں آ کر ہم پر الزام لگاتی ہیں اور ہم اپنے آپ کو مجرم سمجھنے لگتے اور یہ بھی سوچنے لگتے ہیں کہ آیا ہم خداوند کو کبھی جانتے بھی تھے یا نہیں!

اور شاید اسی وقت شیطان بھی ہمیں گمراہ کرنے میں پورا زور لگا دیتا ہے اور کبھی کبھار ہم اس کے جھانسے میں تھوڑی دیر کے لئے آ بھی جاتے ہیں۔ لیکن، ایسے وقت کے لئے بھی یاد رکھیئے کہ یہ خطرناک وقت گزر جائے گا اور ہمیں اپنا قادرِ مطلق اور سب کچھ مہیا کرنے والے خدا پر کبھی شک نہیں کرنا، کیونکہ ہمارا خدا آج بھی کل بھی بلکہ ہر پل کے لئے سب کچھ مہیا کرنے والا خدا ہے! ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر ہماری نجات کا دارومدار ہم پر ہوتا تو کب کا ہمارے ساتھ ختم ہو چکا ہوتا مگر اس کا انحصار کبھی نہ تھکنے والے بازوؤں پر، کبھی نہ ٹوٹنے والی ڈور پر، کبھی نہ بدلنے والے دل پر جس میں قادرِ مطلق کی محبت ہر وقت موجزن رہتی ہے، اس پر ہماری نجات کا دارومدار ہے اس لئے ہمیں بے حوصلہ ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ خداوند فرماتا ہے۔ "میں قادرِ مطلق خدا ہوں"، اور مزید یہ کہتا ہے کہ اپنے دشمنوں سے کہو، "مجھ پر شادمان نہ ہو کیونکہ جب میں گروں گا تو اٹھ کھڑا ہوں گا۔" (میگاہ 8:7)۔

مشکلات اور پریشانیاں

اے پیارو! جب تمہیں روحانی مشکلات اور دنیاوی پریشانیوں دونوں کا سامنا کرنا پڑ جائے؟ یہ ایسا ہے جیسے دو سمندر آپس میں مل رہے ہوں تو ان حالات میں ایمان کے جہاز کے غرق ہونے کے بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں، مگر، دیکھئے اور دیکھتے رہیے، کہ آپ کا خدا پانیوں پر چلتا ہوا آپ کے پاس آ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ "میں تیرا خدا سب کچھ مہیا کرنے والا خدا ہوں۔" کیا کوئی ایسا طوفان ہے جو اس کی بات نہ مانے؟ یا خدا اسے روک نہ سکے؟ کیا جہنم کے تاریک غاروں سے آنے والی کوئی بھی روح خدا سے نہیں ڈرے گی؟ کیا وہ اسے زنجیروں میں باندھ کر ہمیشہ کے لئے تاریک غاروں میں نہیں پھینک سکتا؟ یقین رکھیئے کہ ہمارا یہوواہ خدا دَلدار بادلوں پر سوار ہوتا اور طوفان اس کی سواری کے لئے ہیں! اس لئے سنسناتی اور کھڑکھڑاتی رتھوں کے پہیوں کی آوازوں سے خوف نہ کھاؤ، ان پر ہمارا آسمانی باپ سوار ہوتا ہے! تاریکی سے خوف نہ کھاؤ، یہ تو اس کے لئے خیمہ کی مانند ہے اور روشنی تو اس کی آنکھ کی ہلکی سی جھلک کی مانند ہے۔ کوئی خوف آپ پر غالب نہ آنے پائے تاکہ کہیں گھبراہٹ اور خوف میں آپ جلد بازی سے کام نہ لیں جو آپ کی زندگی کو اور خدا کے پاک نام پر کوئی داغ نہ لگا دے۔ اس لئے ہر حال میں اس پر بھروسہ کیجئے۔

موت اور ابدیت میں

جب سانسیں تھمتی ہوئی محسوس ہوں اور آپ کو ایسی علامات نظر آئیں کہ آپ کے کوچ کا وقت آ پہنچا ہے، جیسا کہ کسی بیماری کی وجہ سے شدید کمزوری بڑھ رہی ہو یعنی بدن کا خیمہ گرنے والا ہے تو یاد رکھیئے کہ جو خدا یہاں زندگی میں

قادر مطلق رہا وہ بسترِ مرگ پر بھی قادرِ مطلق ہوگا! اس لئے اس مصیبت کے وقت میں بھی ہر چیز وہ سنبھالے گا اور ابدیت کی ان انجان راہوں میں بھی اس کا فضل سب کچھ مہیا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ وہ، عدالت کی سختیوں، انتقام کی وحشتوں اور جہنم کی ہولناکیوں، سب میں سب کچھ فراہم کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ آسمان اور زمین کے پگھل جانے سے نہ ڈرو کیونکہ وہ ان کو پگھلا ڈالے گا۔ اس لئے ہمارا سب کا منجی سب کا مدد کرنے والا، وہ اس وقت بھی آپ کی روح کو ضرورت کے تحت بچالے گا جب سب کچھ ختم بھی ہو رہا ہو۔ اور تمام عناصر حرارت کی شدت سے پگل رہے ہوں ایسے وقت میں بھی اس کی بچانے والی قدرت آپ کا سارا ڈر اور خوف دور کر سکتی ہے لیکن اس کے لئے آپ کو خدا اور اس کے کلام پر مکمل طور پر اعتقاد رکھنا ہوگا کیونکہ ہمارا خدا قادرِ مطلق ہے جو ہر وقت مہیا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

ایمان کا سادہ سا مطلب یسوع مسیح کو تکتے رہنا ہے۔ یہ ایک بے یارو مددگار، ضرورت منداور آزمائش میں گھری ہوئی ایسی زندگی ہے جسے اپنی کمزوریوں اور ناکامیوں کا بخوبی ادراک ہو اور وہ اپنی نجات (رہائی/چھٹکارے) کے لئے صرف اور صرف خدا پر مکمل بھروسہ رکھے۔

انجیل کی بشارت میں دعا کی اہمیت

The Place of Prayer in Evangelism

کلیسیائی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ دنیا میں انجیل کی بشارت کے لئے سب سے اہم انسانی عمل دعا ہے۔ اندرون یا بیرونِ ملک اپنے کام میں ہم انسانوں، مشینری یعنی نظام اور طریقہ کار پر زیادہ سے زیادہ انحصار کرتے ہیں اور خدا پر انتہائی کم۔ آج کی سب سے اہم اور شدید ضرورت جو ہمیں کرنا ہے وہ ہے دعا، شدید دعا، سچی دعا اور پاک روح کی قوت اور قدرت پر بھروسہ کرتے ہوئے مسلسل دعا جو خدا کے کلام سے بھرپور ہو، جس میں کلامِ خدا کی آگ ہو، کلامِ خدا کی مٹھاس ہو اور کلامِ خدا کے عین مطابق ہو تاکہ وہ ہر حال میں اور ہر مقام پر موثر ہو۔

اگر ہم موثر بشارتی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں کس طرح سے دعا کرنے کی ضرورت ہے؟ کیونکہ اکثر ایسا نہیں کیا جارہا۔

۱۔ **افراد کے لئے دعا:** خدا کی راہنمائی میں ہمیں ایسے افراد کا چناؤ کرنا ہے جن کے لئے ہمیں دعا کرتا ضروری ہے۔ ہر خادم اور ہر مسیحی کے پاس ایک دعائیہ فہرست ہونی چاہیے۔ اور روزانہ خدا کی حضوری میں اس فہرست میں موجود لوگوں کی تبدیلی کے لئے پاک روح کی قدرت کو مانگتے رہنا ہے اور اس وقت تک دعا جاری رکھیں جب تک وہ تبدیل نہ ہو جائیں۔

۲۔ خاص علاقے اور کسی کلیسیاء کے لئے دعا: کسی کلیسیاء اور گروہ کی روحانی بیداری اور ترقی کے لئے خصوصی دعا کرنا شروع کریں تا کہ وہ بھرپور مسیحی زندگی بسر کرنے لگیں اور دنیا سے سمجھوتہ کرنا چھوڑ کر خدا کی راہ پر موثر انداز میں چلنے لگیں۔ یعنی کلیسیائی اراکین آسمانی قوت کے لباس کو حاصل کریں اور ان کے وسیلے بہت سی روحیں نجات حاصل کر سکیں اور وہ اپنے اردگرد کے علاقے کے لئے بہترین روحانی بیداری کا سبب بن سکیں۔ بیداری کے لئے سب سے بڑی قیمت مخلصانہ اور مسلسل دعا ہے جو پاک روح پر بھروسہ رکھتے ہوئے کی جائے اور وہ کبھی نا سننے پر بھی ختم نہ ہو جب تک کہ جواب ہاں میں نہ مل جائے۔ کسی بھی کلیسیاء کے چند افراد اگر خدا کے ساتھ مخلص ہو جائیں اور پھر اکٹھے ہو کر دعا کرنے کا تہیہ کر لیں اور خدا سے بیداری مانگیں جب تک کہ بیداری آ نہ جائے تو پھر یقیناً بیداری آئے گی۔ کیونکہ پھر خدا انکی راہنمائی کرے گا اور وہ اس کی محبت اور حکمت پا کر غیر نجات یافتہ لوگوں کی نجات کے دعا کریں گے اور ان کو پاک روح کی ہدایت اور راہنمائی میں کلام سنائیں گے اور نتیجہ ایک عظیم بیداری ہوگا۔

۳۔ دوسرے ممالک میں خدمت کرنے کے لئے دعا: غیر ممالک میں خدمت کی تاریخ ثابت کرتی ہے موثر رسالتی خدمت میں سب سے اہم کام دعا ہی ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ خدا بہت سے مزدوروں کو بھیج دے "کیونکہ فصل زیادہ ہے اور اب پک چکی ہے۔" (متی 9:37-38) ہمیں نہ صرف ایسے مرد و خواتین کے لئے دعا کرنی چاہیے جو دوسرے ممالک جائیں بلکہ ان کے لئے خاص علاقوں اور وہاں مزید مزدوروں کے لئے بھی دعا کرنی چاہیے۔ وہ شخص جو رسالتی خدمت کرتا ہے یا ایسے خادموں کی رفاقت میں آتا جاتا ہے وہ بہتر طور پر سمجھتا ہے کہ رسالتی خدمت کرنے والوں کو ہماری دعاؤں کی کتنی شدید ضرورت ہے۔ کیونکہ ''ہوا کی عملداری کے حاکم (یعنی شیطان)'' نے علاقوں کی فضاؤں کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے بہت سے طریقے اپنا رکھے ہیں۔ اس لئے غیر ملکی مشنری کو ایسے بوجھ اور تنازعات برداشت کرنے پڑتے ہیں جو برداشت سے باہر ہو سکتے ہیں۔ ایسا اس وقت ہوگا جب ہم یقین نہیں رکھیں گے کہ خدا دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ اس لئے ہم ان کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ وہ مسیح میں ہمارے بہن بھائی ہیں اسلئے ان کے لئے مسلسل دعاؤں کی سخت ضرورت ہے کیونکہ ہماری اور ان کی کُشتی "خون اور گوشت سے نہیں--- بلکہ اختیار والوں، حکومت والوں، اور اس دنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی ان روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔" (افیسوں 6 : 12) اس لئے ہمیں تمام دعائیں، درخواستیں اور منتیں ہر وقت اور ہر طرح سے پاک روح پر

بھروسہ کرتے ہوئے شکرگزاری کے ساتھ خدا کی حضوری میں اس طرح پیش کرنی ہیں کہ ہمیں یقین ہو کہ خدا ہماری ہر دعا کا جواب ہاں کے ساتھ دے گا اور مشنری افراد کے تمام مسائل کو حل کرے گا اور روحیں جیتنے کی ان کی ہر کوشش کو کامیاب کرے گا اور شیطان کی تمام افواج اور ان کے سب کاموں کو ہمیشہ کے لئے برباد کر کے انجیل کو ہمیشہ کے لئے وہاں قائم کر دے گا۔ ساتھ ہی وہاں تبدیل ہونے والی زندگیوں میں انجیل کا پیغام ہمیشہ کے لئے قائم ہو جائے اور وہ لوگ غلطیوں اور فریب اور گناہوں سے ہمیشہ کے لئے بچ جائیں اور ذہین، دانا اور مضبوط ہو کر مسیح کے بدن کی ترقی کے لئے مفید ارکان بنتے چلے جائیں اور پھر ہمیں وہاں قائم کلیسیاؤں کے لئے دعا کرتے رہنا ہے کہ وہ غیر ملکی سرزمین میں مشنریوں کی رسالتی خدمت کے نتیجے میں وجود میں آئی ہیں تو وہ سچائی پر قائم رہیں اور علاقوں کی بیداری اور مزدوروں کی تیاری میں موثر اور مددگار بنی رہیں۔ آپ کی موثر اور مسلسل دعائیں یہ سب کچھ کرتی ہیں اور کرتی رہیں گی۔ آپ ایسی دعاؤں کے لئے کس طرح وقت نکالیں گے؟

۴۔ اب پوری دنیا میں بشارتی خدمت کے لئے دعا: خدا کلیسیاء کو دنیا میں بشارتی خدمت کے لئے اب اس طرح بلا رہا ہے جیسے پہلے کبھی نہیں ہوا، لیکن مجموعی طور پر کلیسیاء اس بلاوے کو نہیں سن رہی اور جواب بھی نہیں دے پا رہی اس لئے خدا سے فریاد کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ ہمیں پھر سے موقع فراہم کرے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا کرے گا کیونکہ دنیا میں تاریکی بڑھ چکی ہے۔ اس لئے اسی شدت اور بوجھ سے دعا کریں کہ خدا اپنی کلیسیاء کو موقع فراہم کرے اور خدمت کے لئے راہنمائی فراہم کرے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں دعاؤں ثابت قدمی لانا ہوگی اور یہ طے کر لینا ہوگا کہ ہم نے جواب نہ میں نہیں لینا اور ہم پوری دنیا میں انجیل کی بشارت ہوتے دیکھیں گے اور قومیں مسیح کی شاگردیت میں آئیں گی۔ دنیا میں بہت سے ممالک میں دعائیہ گروہ اس خدمت میں مشغول ہیں لیکن ہمارے ہاں اس کا بے حد فقدان ہے۔ اس لئے ہمیں قدم اٹھانا ہے اور دعا کرتے رہنا ہے تاکہ جس خاص دن کے ہم سب منتظر ہیں وہ جلد آئے جب۔ "خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتے کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا۔" (۱۔ تھسلنیکیوں 16:4) اور مسیح کا بدن یعنی کلیسیاء اس سے ملنے کے لئے ہوا میں اس کا استعمال کرنے کے لئے بادلوں پر اٹھائی جائے گی۔ اس لئے دعا کرتے رہیے کہ، ''خداوند یسوع جلد آ۔'' آپ اپنے لئے اور اپنے گھر بار، بیوی بچوں کے بادلوں پر اٹھائے جانے اور خداوند یسوع کا استقبال کرنے کے لئے کیسے تیار ہوں گے اور کیسے دعا کرتے رہیں گے؟ یہ آپ نے سوچنا ہے۔

ایمان کی قوت

The Dynamic of Faith

دعا انسانی سوچ کی پہنچ تک محدود نہیں، کیونکہ دعا کرنا ایمان کا ہی کام ہے یعنی ایمان کے بغیر دعا نہیں کی جاسکتی۔موثر دعا کا مطلب ہے کہ خدا کی مرضی کے مطابق الٰہی کاموں کا دنیا میں پورا کیا جانا۔ کیونکہ ہماری دعا لوگوں کی نجات کے لئے خدا کے منصوبے میں کہیں نہ کہیں ضرور کام آتی ہے۔لیکن اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ خدا کی قدرت ہماری دعاؤں کی محتاج ہے بلکہ یہ خدا کی بہت بڑی برکت ہے کہ وہ ہمیں دعا اور فرمانبرداری کے وسیلے اپنے ساتھ کام میں شریک کرلیتا ہے۔

موثر دنیا میں آپ خدا سے وہ چیزیں مانگتے ہیں جو آپ اپنی کوشش سے بالکل حاصل نہیں کر پاتے۔دعا کو موثر بنانے کے لئے آپ کو انتہائی لگن اور تڑپ کے ساتھ دعا کرنی پڑتی ہے۔اس کے ساتھ سونے پہ سہاگہ ایمان کی قوت ہے۔ دنیا پر غالب آنے کے لئے یوحنا یقین دہانی کراتا ہے کہ " آپ کا ایمان ہی یہ فتح دلا سکتا ہے۔" (۱۔یوحنا5:4)۔ کیونکہ بالکل اسی طرح موثر دعا میں فتح بھی کس کے وسیلے ممکن ہے۔۔۔ہمارے فاتح ایمان کے وسیلے ہی۔

شاید لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں دعائیں بغیر ایمان کے کی جاتی ہیں۔یعقوب بتاتا ہے کہ خدا دینے میں فیاض ہے مگر ہمیں بھی دعا کرتے ہوئے "ایمان رکھنا اور شک نہیں کرنا چاہیے۔" (یعقوب1:6)۔کیونکہ شک کرنے والے کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ "ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ اسے خداوند سے کچھ ملے گا۔" (آیت7)۔ہنری مارٹن صلیب کے زبردست پیامبر اور رسول تھے انہوں نے اپنی زندگی خدا کی خدمت کے لئے مکمل طور وقف کردی تھی۔انہوں نے خدا کے لئے زندگی وقف کردی اور ایثار بھری زندگی اور انتھک محنت کے باعث وہ وقت سے پہلے زندگی کی بازی ہار گئے۔انہوں نے ایک بار کہا کہ ''کسی مردے کا زندہ ہوجانا اس سے آسان ہے کہ کوئی براہمن مسیح کو قبول کرلے۔'' انہوں نے نئے عہدنامہ کا ترجمہ ہندی، عربی اور فارسی زبانوں میں کیا اور ان کے تحریری ڈیوشنلز بہت ہی اعلیٰ ہیں مگر اس کی حیات میں کوئی بھی برہمن تبدیل نہ ہوا پُرقوت ایمان کا نہ ہونا خدا کو کام کرنے سے روکتا ہے جو اس نے ہماری زندگی ے وسیلے کرنا ہے۔

ایمان کی کمی خُدا کو افسردہ کرتی ہے

کتنی بار ہم دعا کرتے ہوئے دو دِلے ہوجاتے ہیں اور ساتھ ہی یہ ایمان بھی رکھتے ہیں کہ خدا ہماری دعاؤں کا جواب دے گا ورنہ شاید ہم دعا ہی نہ کریں۔لیکن کتنی بار ہم تو یہ ایمان ہی نہیں رکھتے کہ خدا دعا کا جواب دے گا۔اگر یسوع ہم سے بھی وہی سوال کرے جو اس نے دو اندھوں

سے کیا جو اس سے شفا پانے آئے تھے کہ، "کیا تم ایمان رکھتے ہو کہ میں یہ کر سکتا ہوں؟" (متی 9:28) تو ہم فوری جواب دیں گے، ''ہاں اے خداوند۔'' ہم یہ جانتے تو ہیں کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن کیا ہم یہ ہر پل مانتے بھی ہیں کہ وہ واقع سب کچھ کر سکتا ہے۔

یسوع نے پانچ دفعہ اپنے شاگردوں کو ایمان کی کمی پر ڈانٹا اور افسردگی کا اظہار بھی کیا اور کہا ''اے کم اعتقاد دو'' تین جگہوں پر ہم یہ الفاظ بھی پڑھتے ہیں ''بے اعتقاد نسل۔'' لیکن تین بار ہی یسوع نے خدا کے عظیم کاموں کی شرط بیان کرتے ہوئے کہا کہ، ''اگر تم ایمان رکھو۔'' اور ایک جگہ اس نے کہا: "تمہارا ایمان کہاں گیا؟" (لوقا 8:25) اور پھر اس نے یہ بھی کہا، "کیا تم اب بھی ایمان نہیں رکھتے؟" (مرقس 4/40) اور "بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ" (یوحنا 20:27)۔ اور "اس نے ان کی بے اعتقادی پر تعجب کیا" (مرقس 6:6) اور "اس نے ان کی بے اعتقادی کی وجہ سے بہت سے معجزے وہاں نہ دکھائے۔" (متی 13:58)۔ اور "اس نے ان کی بے اعتقادی پر ان کو ملامت کی۔" (مرقس 16:14)۔ ان باتوں سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے ایمان کی کمزوری خدا کو کام کرنے سے روکتی ہے جیسے یسوع کے ساتھ بھی ہوا۔ (مرقس 6:5)۔ خدا قادرِ مطلق ہے۔ اس کی قدرت لامحدود ہے، اور جب اس کی عظمت کی بات کی جائے تو وہ اپنی مرضی کا مالک ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ لیکن جب اس کی فضل کی بات کی جائے تو وہ ہمارے کو اہمیت دیتا ہے تا کہ ہمارے ایمان کے مطابق کام کرے۔ "تیرے ایمان کے مطابق" (متی 9:29) ہمارا خدا انوکھے طریقے سے کام کرتا ہے اور وہ ہمارے لئے کام کرنا چاہتا ہے مگر اس کے کلام میں یہ لکھا ہے "تمہیں اس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں۔" (یعقوب 4:2) خدا اپنے بچوں کے وسیلے کام کرنا چاہتا ہے اور بیداری اس وقت آتی ہے جب کوئی دعا کے وسیلے خداوند کی آمد کی راہ تیار کرے۔ اسلئے اکثر اس نے تابعداری، ایمان اور دعا کو مرکز بنا کر ہمارے ساتھ وعدے کیے ہیں۔ اس طرح ہم پر کسی عمدہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ یسوع نے حیران کرتے ہوئے کہا، "تیرے ایمان نے مجھے اچھا کیا۔" (لوقا 17:19) "تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے" (لوقا 7:50) "تیرے ایمان سے تجھے شفا ملی" (مرقس 10:52؛5:34)۔ کیا یہ سب یسوع کی قدرت نہیں تھی؟ کیا یہ سب یسوع کے معجزات نہیں تھے؟ جی ہاں، مگر یہ سب کچھ ان کے ایمان کے بغیر ممکن نہ تھا۔ اور یہ صورتحال آج بھی تبدیل نہیں ہوئی۔ کیونکہ ایمان کے متبادل کوئی چیز نہیں۔ گھنٹوں دعا کرنے کے باوجود ایمان کی اہمیت کم نہیں ہو جاتی۔ زیادہ دعا آپ کو ایمان میں قائم ضرور کرے گی لیکن ایمان کی قوت کے بغیر آپ دعا کا جواب حاصل نہیں کر پاتے۔ خدا کا محبت بھرا دل

آپ کے ایمان سے وابستہ ہے اور آپ کی ایمان بھری دعا اس کو بڑے بڑے کام کرنے کے لئے تیار کر دیتی ہے۔ ایمان کے بغیر دعا نامکمل ہے اور ایسے یعنی بغیر ایمان کے آپ حقیقی شفاعت بھی نہیں کر سکتے۔ ایمان آپ کی ضروریات کو خدا کی مرضی کے تابع کرتا اور پھر خدا کی قدرت کو تھام لیتا ہے تا کہ اس کی مرضی پوری کرے۔ کیونکہ ایمان خدا کی عزت کرتا اور خدا ایمان کے ردعمل ظاہر کر کے خوشی محسوس کرتا ہے۔

ایمان کے اقدام

موثر شفاعت کے عمل میں ایمان قدم بہ قدم بڑھتا ہے:

۱۔ ایمان کے ذریعے آپ کو خدا کی صورت اور شبیہ پر خلق ہونے کے مکاشفے کا علم ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ زمین پر اس کی صفات کی نمائندگی کرنے اور حکومت کرنے کا شرف ملا ہوتا ہے۔ (پیدایش 1:26-28)۔

۲۔ ایمان کے وسیلے آپ مسیح کی دی گئی نجات میں شریک ہوتے اور خدا کے فرزند بننے کا روحانی حق پاتے ہیں تا کہ خدا سے اپنی ضرورت کے تحت جہاں کہیں بھی ہوں دعا کر سکتے ہیں۔ (اِفسیوں 2:18)۔

۳۔ یسوع کی نہ صرف موت بلکہ اس کا مردوں میں سے جی اٹھنا اور آسمان پر صعود فرمانے کے تمام سچائیاں بھی ایمان کے وسیلے ہم قبول کرتے اور یہ ہماری شناخت بن جاتے ہیں کیونکہ اسی شناخت کے وسیلے ہم مسیح کے ساتھ آسمان پر خدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ (اِفسیوں 2:6) اور ہمارے کاہنانہ رتبے کی پہچان بھی یہی دیتا ہے۔ (مکاشفہ 1:6؛ مکاشفہ 5/10) (۱۔پطرس 2:5-9؛ خروج 19:6؛ یسعیاہ 61:6)۔

۴۔ ایمان کے وسیلے ہمیں روح القدس کی مدد کا پتہ چلتا ہے جب وہ ہم میں بسیرا کرتا اور ہماری خواہشوں اور شفاعت کو گہرائی دیتا اور سنوارتا ہے (رومیوں 8:26-27)۔ اس کے بارے میں اینڈریو مرے فرماتے ہیں، ''مقدسوں کا شفاعت کرنا پاک تثلیث کی زندگی کا حصہ ہے۔ جیسے ایک بچہ باپ سے مانگتا ہے ویسے ہی ایماندار، خدا باپ سے بیٹے میں ہو کر روح القدس کے وسیلے مانگتا ہے۔''

۵۔ خدا کی محبت کے وسیلے ایمان سرشار ہوتا ہے اور اس کی بادشاہی کی وسعت کے منصوبے کو وقوع پذیر دیکھنے کے لئے خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کرتا رہتا ہے اور پھر آپ خدا کی مرضی کے تابع ہونے کے لئے حلیمی اختیار کرتے اور دلیری سے اس کی مرضی پوری کرنے میں کوشاں ہو کر اس بلاوے کو پورا کرتے ہیں جس کے لئے خدا نے آپ کو بلایا ہے اور ایمان کے وسیلے ہی آپ کو تقویت ملتی ہے کہ وہ بن سکیں جس کے لئے آپ مسیح میں بلائے گئے ہیں۔

ایمان شک پر فتح دیتا ہے

شک ہماری روحانی آنکھوں کو اندھا کر کے دعا کی قوت کو ہمارے لئے موثر نہیں رہنے دیتا جس کے باعث آپ خدا

کے نجات بخش منصوبے اور اس کی بہترین مرضی کو بھول جاتے ہیں شک خدا کی موجودگی، دستیابی، وفاداری اور زندگی میں عملی کردار کی اہمیت کو کم کر دیتا ہے۔ جس کے باعث آپ کی روحانی دوراندیشی میں کمی ہوتی، آپ کے لئے آسمان دھندلانے لگتا ہے، اور آپ کی روحانی اہمیت کم ہونے لگتی ہے۔ مختصراً، ایسے کر کے آپ خدا کی شان میں گستاخی کے اہل ٹھہرتے ہیں۔ جب کہ ایمان ہماری آنکھیں خدا کی موجودگی، دستیابی، اور وفاداری پر لگاتا ہے۔ اور یہ خدا کو انتہائی قریب، فکر کرنے والے اور متحرک باپ کی مانند دیکھتا ہے اور مسائل اور ضروریات کو خدا کی نظر سے دیکھتا ہے۔

فکر و تردد، شک، خوف اور پریشانی یہ سب کچھ حالات پر نگاہیں جماتے ہیں جب کہ ایمان ہمیشہ خدا پر نگاہیں لگاتا ہے۔ فکر و تردد ان چیزوں پر نگاہیں لگاتا اور فکر کرتا ہے جن کو حاصل کرنا اکثر ناممکن ہوتا ہے۔ یہ آپ کو پریشانی تک لے کر جاتا ہے تاکہ آپ ضروریات اور مسائل کے بارے میں فکرمند رہیں اور آخر کار آپ خدا پر سے نگاہیں ہٹالیں۔ ایمان ضروریات سے نگاہیں نہیں پھیرتا یعنی حقیقت سے نگاہیں نہیں چراتا بلکہ ان کو خدا کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ابرہام خدا پر ایمان رکھنے والے کی بہترین تصویر پیش کرتا ہے کیونکہ، "وہ نا امیدی کی حالت میں امید کے ساتھ ایمان لایا تاکہ اس قول کے مطابق کہ تیری نسل ایسی ہی ہوگی وہ بہت سی قوموں کا باپ ہو۔۔۔ باوجود اپنے مردہ سے بدن اور سارہ کے رحم کی مردگی پر لحاظ کرنے کے ایمان میں ضعیف نہ ہوا۔ اور نہ بے ایمان ہو کر خدا کے وعدہ میں شک کیا بلکہ ایمان میں مضبوط ہو کر خدا کی تمجید کی۔ اور اس کو کامل اعتقاد ہوا کہ جو کچھ اس نے وعدہ کیا ہے وہ اسے پورا کرنے پر قادر بھی ہے۔" (رومیوں 4:81:21)۔ ایمان کی نگاہیں ہمارے خالی ہاتھوں پر اور خدا کی مہیا کرنے والی قدرت اور اس کے وعدے پر ہوتی ہیں۔ خدا کی محبت اور رحم کی بدولت ہی ایمان خدا کے وعدوں کے پورے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ ایمان خدا پر نگاہیں جماتا، خدا کے متعلق سوچتا اور خدا پر ہی بھروسا کرتا ہے۔ اس لئے آپ پولس کے ساتھ مل کر کہیں، "میں خدا کا یقین کرتا ہوں" (اعمال 27:25)۔

ایمان فتح پانے اور آگے بڑھنے والے فضل کا نام ہے۔ یہ دنیا اور آپ کی مخالفت کرنے والی چیزوں پر غالب آتا ہے کیونکہ یہ آپ کی روحانی آنکھیں خدا پر لگا دیتا ہے۔ یہ انتہائی خاص حیثیت رکھتا ہے، اور خدا سے واضح جواب کا طلبگار ہوتا ہے، غلبہ پانے والا ایمان صرف خدا پر ایمان ہی کا نام نہیں بلکہ یہ آپ کی ضرورت کو خدا کے سامنے رکھ کر اس کا جواب حاصل کرتا ہے۔

کیسے پتہ چلتا ہے کہ خُدا دعا سنتا ہے

پہلا۔ یوحنا 5:15 کے مطابق، "اگر ہم جانتے ہیں کہ وہ سنتا ہے،" تو پھر ہمیں اعتماد ہوتا ہے "جو کچھ ہم مانگتے ہیں ہمیں ملتا ہے۔" مگر اس بات کو کیسے جانا جاسکتا ہے جو پتہ دیتی ہے کہ ہماری دعا کا جواب ضرور ملے گا؟

۱۔ آپ کو یقین دہانی ہونی چاہیے کہ خدا دعاؤں کو ضرور سنتا ہے۔ داؤد نے اسی یقین سے دعا کی تھی، "جب میں خداوند کو پکاروں گا تو وہ میری سنے گا" (زبور 4:3)۔ میکاہ نبی نے بھی گواہی دی ہے کہ "لیکن میں خداوند کی راہ دیکھوں گا اور اپنے نجات دینے والے خدا کا انتظار کروں گا اور میرا خدا میری سنے گا" (میکاہ 7:7) اسی یقین دہانی نے موسیٰ، دیگر انبیاء اور نسل در نسل ایمانداروں کو ہر حال میں قائم رکھا۔ خدا ہمیشہ ہماری سنتا ہے، اور یہی یقین ہماری جانوں کو قائم رکھتا، ہمیں دعائیہ تحریک دیتا اور ہمارے ایمان کو اٹل بنا دیتا ہے۔

۲۔ آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ آپ خدا کی مرضی کے مطابق مانگتے ہیں۔ کچھ دعائیں ہمیشہ خدا کی مرضی کے مطابق ہوتی ہیں۔۔۔ جیسے کہ گناہگاروں کی نجات کے لئے (۲۔پطرس 9:3)، کلیسیاء کی برکت اور بیداری کے لئے، اور خدا کے نام کے جلال کے لئے۔ مگر کچھ دعائیں ایسی ہیں جن کا ہمیں یقین نہیں ہوتا۔۔۔ جیسے کہ کسی بیمار کی شفاء کی دعا نہ سنا جانا، جیسے کہ خدا کسی مقام پر کسی خاص کام کو برکت دے یا نہ دے۔ (یعقوب 4:15)۔

۳۔ خدا آپ کے دل کو خصوصی اعتماد اور بھروسے سے بھر دیتا ہے کہ آپ کی دعا سنی گئی ہے اور آپ کو جواب ضرور ملے گا۔ اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب آپ دعا میں شدت سے اور پوری لگن سے ٹھہرتے ہیں تا کہ خدا کے دل تک رسائی کریں یا پھر جب خدا کے بیٹے اور بیٹیاں پوری توجہ سے اور لگن سے خدا کے دیدار کے طلبگار ہوتے ہیں اور یک دل اور یک رائے ہو کر خدا سے کچھ مانگتے ہیں۔ بسا اوقات کئی گھنٹوں یا پھر کئی دنوں کی مسلسل دعا کے بعد روح القدوس اچانک ظاہر کرتا ہے کہ خدا نے دعا کا جواب دے دیا ہے۔ ایسے تجربات ان لوگوں کی زندگی کا حصہ ہوتے ہیں جو دعا کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنا لیتے ہیں۔۔ اس لئے وہ مسلسل ایسے تجربات سے گزرتے ہیں یعنی وہ مسلسل دعاؤں کا جواب حاصل کرتے ہیں۔

چین کے ایک دعائیہ جنگجو گوفارتھ ایسی ہی واضح یقین دہانی کی گواہی دیتے ہیں۔ لُوتھر نے بھی کچھ ایسا ہی کہا کہ ''اسے آسمانی آواز سنائی دی جو انسانی خیالات سے بالاتر ہے۔''

جارج مُلر بھی اکثر یہ کہتے کہ ''انہیں دعا کرنے کے بعد یقین مل جاتا ہے کہ ان کی دعا سنی گئی ہے۔''

کیا ہم لوگ بھی اپنے حالات اور کلیسیائی بہتری کے لئے دعائیں کر رہے ہیں؟ یا ان حالات میں تبدیلی لانے کے لئے آپ کیا کریں گے؟

کلام خُدا انمول ہے

The Preciousness of GOD's Word

ایمانداروں کی زندگی کا تجربہ کلامِ خدا کے قیمتی ہونے کی سب سے طاقتور اور حتمی گواہی فراہم کرتا ہے بے شمار سچے، تجربہ کار، خوشخبری پر ایمان رکھنے والے اور مسیح سے محبت کرنے والے داؤد بادشاہ کے یہ الفاظ دہراتے ہیں، "تیری باتیں میرے لئے کیسی شیرین ہیں ، وہ میرے منہ کو شہد سے بھی میٹھی معلوم ہوتی ہیں!" (زبور 103:119) اور یرمیاہ بھی کچھ ایسا ہی کہتا ہے، "تیرا کلام ملا اور میں نے اسے نوش کیا اور تیری باتیں میرے دل کی خوشی اور خرمی تھیں۔۔۔" (یرمیاہ 16:15)

کلام خُدا ہی سچائی ہے

کلام خدا ایماندار کے لئے انتہائی قیمتی ہے کیونکہ یہ الٰہی، تصدیق شدہ اور تجربہ شدہ سچائی ہے۔ خدا کا کلام ہی سچائی ہے۔ جس نے زور دے کر کہا کہ وہ "الحق" (یوحنا 6:14) ہے کیونکہ وہ لازمی سچائی اور حتمی سچائی کا ظہور ہے، اسی نے اپنی یادگار اور شاندار دعا میں اس بات کی تصدیق کی کہ، "تیرا کلام سچائی ہے۔" (یوحنا 17:17) ذرا اس بات پر غور کیجئے کہ کلام خدا سچائی ہے اور اس میں خدا کی فطرت کا حصہ ہے کیونکہ وہ خدا کی ہی سچائی ہے۔ کیونکہ جو کچھ خدا میں سے نکلتا ہے اس میں خدا کی ذات کا کچھ نہ کچھ پہلو تو ضرور موجود ہوتا ہے۔ اس کا معمولی سا اظہار فطرت کی چیزوں میں نظر بھی آتا ہے اور تھوڑا زیادہ مظہر اس کی پروردگاری سے ہوتا ہے مگر فضل کی بادشاہی میں کامل اظہار ہوتا ہے اور یہ کلام کی صداقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں، "وہی چٹان ہے۔ اس کی صنعت کامل ہے اس کی سب راہیں انصاف کی ہیں، وہ وفادار خدا اور بدی سے مبّرا ہے، وہ منصف اور برحق ہے۔" (استثناء 4:32) ان ساری باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کا کلام ہی سچ ہے، وہ ابدی ہے بنیاد سے ہی لافانی سچ ہے۔ جو نجات دہندہ میں ظاہر ہوا، نجات کے وسیلے اس کا اعلان ہوا۔ عقائد میں بیان ہوا، احکامات میں نافذ ہوا وعدوں میں بولتا ہے، امید میں منکشف ہوا، اور مشکلات میں یہ مددگار ہے۔ کیونکہ خدا کا کلام ہی سچائی ہے۔ الٰہی سچائی ہونے کے ناطے یہ ایماندار کی زندگی کا بھروسہ اور توکل ہے کیونکہ اس کے تمام مستقبل کا انحصار اسی کی سچائیوں پر مبنی ہے۔ اس لئے میرے عزیزو اپنے ایمان کو خدا کے کلام پر بڑھاتے جائیں۔ آپ کی زندگی میں جتنی بھی مشکلات، اداسیاں اور ناگوار حالات آئیں آپ خدا کے کلام کی سچائی پر اپنے اعتماد کو مضبوطی سے تھامے رکھیئے۔ آپ دنیا کی ہر چیز میں تغیر پائیں گے مگر خدا کا کلام ہمیشہ تک یکساں ہے۔ خدا روزمرہ مہیا کرنے کے طریقے میں فرق کر سکتا ہے مگر اپنے تحریر کردہ کلام میں ہرگز نہیں

"اے خداوند! تیرا کلام آسمان پر ابد تک قائم ہے۔" (زبور 89:119) "خداوند کا کلام ابد تک قائم رہے گا۔" (ا۔پطرس 25:1)

خدا نے ہماری روحوں کو جن قیمتی الفاظ سے تسلی دی ہے چاہے وہ شفقت بھرے الفاظ نرمی سے کہے یا گرجدار الفاظ سے عدالت کی بات کی یا محبت بھرا وعدہ کیا یا غصے سے جھڑکا، وہ سب یقین دہانیاں، عہد، تسلیاں، کچھ بھی ہو وہ سب پورا کیا جائے گا۔ آپ یاد رکھیئے کہ خدا کے کلام پر ایمان رکھنے کے باعث آپ کا ایمان خوب آزمایا جاسکتا ہے۔ آپ کو محسوس ہوسکتا ہے کہ کبھی کچھ سمجھ نہیں آرہا اور کبھی کچھ سمجھ سے باہر ہے مگر ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا اور اس کا کلام لاتبدیل ہے اس میں کبھی تبدیلی ممکن نہیں۔ اس لئے میرے عزیزو، مسیح کے کلام سے ایسے چمٹے رہیے جیسے ایک ڈوبنے والا لکڑی کے تختے سے اور ایک چھوٹا بچہ اپنی ماں سے چمٹا رہتا ہے۔ ہمارے خداوند اور نجات دہندہ نے فرمایا، "جو میرے پاس آئے گا اسے میں ہر گز نکال نہ دوں گا۔" (یوحنا 37:6)۔

صحائف یسوع مسیح کی گواہی دیتے ہیں

یسوع مسیح اور اس کے وسیلے نجات کے بارے میں خدا کا کلام ایمانداروں کے لئے ہمیشہ انتہائی قیمتی رہے گا۔ اور آپ جانتے ہیں کہ بائبل مقدس اپنے آغاز سے آخر تک خداوند یسوع کے گرد گھومتی ہے، وہ اس کا الٰہی اور جلالی مرکز ہے، اس میں موجود انوکھی مثالیں، منفرد نبوتیں اور لازوال سچائیاں سب یسوع مسیح کے بارے میں بیان کرتی ہیں۔ جو اس کے جسم لے کر آنے، پیدائش، بپتسمہ فرمانبرداری، دکھ سہنا، اس کی صلیبی موت، دفن ہونا، اور پھر جی اٹھنا، اس کا آسمان پر صعود فرمانا، اس کی آمدِ ثانی اور دنیا کی عدالت کرنا اور اپنی جلالی بادشاہی قائم کرنے کے بارے میں بیان کرتی ہے۔ یہ سب عظیم اور دل پذیر شاندار اور مہین، انمول اور قیمتی سچائیاں بائبل مقدس کے تمام پیغام میں بہت عمدگی اور ترتیب سے موجود ہیں جن کی گواہی پرانا اور نیا عہدنامہ اپنی لازوال ہم آہنگی اور پختہ گواہی سے دیتے ہیں۔

میرے عزیزو! بائبل مقدس کے مطالعے کا اہم مقصد یہ بنا لیجئے کہ آپ کو ہر کتاب، ہر باب اور ہر آیت میں مسیح نظر آئے اس کی انجیل کا پیغام سمجھ آئے۔ کیونکہ یہ تاریخ، سائنس، شاعری، سیاست، یا ادب وفلسفہ کی کتاب نہیں، ہاں البتہ یہ اور بہت سے مضامین اس میں ضرور موجود ہیں مگر یہ کلی طور پر مسیح یسوع کے بارے میں، اس کے پیار، اس کی فطرت اور کام کے بارے میں کتاب ہے۔ عظیم پولس اس بارے میں کیا عمدہ بات لکھتا ہے، "میں اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی کے سبب سے سب چیزوں کو نقصان سمجھتا ہوں۔" (فلپیوں 8:3) جب ہم بھی ایسا سوچنے لگیں تو خدا کا کلام ہماری زندگی کے لئے تیزی سے

قیمتی ہوتا جائے گا اور اس کی سچائیاں آپ پر واضح ہونے لگیں گی۔ آپ کتاب مقدس کے ہر صفحے پر یسوع کی عظمت کو جاننے کی کوشش کریں گے، آپ تاریخ کا مطالعہ کریں گے، آپ کو یسوع کا جلال نظر آنے لگے گا، آپ یسوع کے عظیم کاموں کی تعریف و تمجید کرنے لگیں گے، آپ یسوع کی محبت کو سمجھنے لگیں گے اور خود بھی محبت کرنے لگیں گے، آپ یسوع کی آواز سننے لگیں اور آخر کار آپ یسوع مسیح کی مانند بنتے چلے جائیں گے۔ پوری کتاب مقدس اس کے نام کی شہ سرخی سے اور اس کی خوبصورتی سے روشن ہے۔ سوچئے کہ یسوع مسیح ہمارے خداوند کے بغیر کتاب مقدس کیا ہوتی! کیا ہم بڑی عاجزی، انکساری سے پاک روح کی راہنمائی کے لئے دعا مانگتے ہیں تا کہ صحائف کا مطالعہ کرتے ہوئے ان میں یسوع کو تلاش کر سکیں؟ کیونکہ وہ انہی صحائف کا الفا اور اومیگا ہے، ان کا روح رواں ہے، ان کی چاشنی اور جلال ہے ، ان کی قدر و قیمت اور ان کا جاذبِ نظر موضوع بھی وہی ہے۔ اس نے خود ان کے بارے میں کیا فرمایا، "تم کتابِ مقدس (صحائف) میں ڈھونڈتے ہو--- یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔" (یوحنا39:5) یسوع کے کہنے کا مطلب یہ بھی تھا کہ موسیٰ نے میرے بارے میں لکھا، داؤد نے میرے بارے میں گایا، انبیاء نے میرے بارے میں نبوت کی، مبشروں نے میری زندگی کے بارے میں لکھا، رسولوں نے میری تعلیمات کی وضاحت کی، اور بہت سے میرے نام کی خاطر شہید ہوئے۔ "یہ وہ ہیں میری گواہی دیتے ہیں۔" ہاں خداوند! تیرا کلام میری جان میری زندگی کے لئے انتہائی قیمتی ہے کیونکہ یہ مجھ پر تیرا جلال ظاہر کرتا اور تیری محبت بیان کرتا ہے!

عقائد، اصول، ملامت اور وعدہ

خدا کا کلام ہمارے لئے عقائد، اصول، وعدے اور ملامت رکھتا ہے اس لئے بھی قیمتی ہے۔ عقائد اس لئے قیمتی ہیں کہ یہ خدا کے فرزندوں کو ایمان میں قائم ہونے کے لئے ضروری ہدایت فراہم کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی سچائیوں پر اس وقت تک ایمان قائم نہیں ہوسکتا جب تک فضل کے تحت عظیم عقائد پر یقین اور بھروسہ صحیح نہ ہو۔ یہ عقائد مخلوقات کے جلال، فخر اور قوت کو خاک میں ملاتے ہوئے خدا کے برے کو سربلند کرتے اور خدا کے اعلیٰ فضل اور سچی محبت کو اس کی نجات کے وسیلے ظاہر کرتے ہیں جس کا تجربہ یسوع مسیح پر ایمان لانے والے کے دل میں ہوتا ہے۔ پھر خدا کے کلام کی با اصول تعلیم بھی ایماندار کے لئے کم قیمتی نہیں۔ کیونکہ جب کسی کو بھی عقائد کی حقیقی طاقت کا تجربہ ہوتا ہے تو وہ اس کے اصولوں سے بھی محبت کرنے لگے گا۔ آپ پاک ہونے کے ساتھ ساتھ راستباز ہونے کی خواہش کریں گے، تا کہ آپ کا دل پاک ہو اور آپ کی زندگی سچائی کے باعث تقدیس حاصل کرتی چلی جائے۔ یہ اصول ہمیں دنیا سے علیحدگی کا حکم اس لئے دیتے ہیں تا کہ ہم اس بری دنیا میں موجود ہر طرح کی بے دینی سے انکار کرتے ہوئے راستبازی اور خدا ترسی سے زندگی بسر کریں۔ یہ ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہم روزانہ اپنی صلیب اٹھائیں اور مصلوب

نجات دہندہ کی پیروی کرتے چلے جائیں کیونکہ اسی میں ہمارا جی اٹھنا اور ابدی زندگی موجود ہے۔اسی لئے تو مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے تا کہ ہماری توجہ اور توکل آسمانی چیزوں کی تلاش میں ہو۔ یہ قیمتی بلکہ ناقابل فہم حد تک قیمتی محبت ہے جو مسیح اپنے دل میں ہمارے لئے رکھتا ہے۔خدا کے کلام کی ملامتیں انتہائی ملائم اور حلیمی بخشنے والی ہیں اس لئے وہ ایمانداروں کے لئے انتہائی قیمتی ہیں۔ یہ کلام آہستگی سے آپ کی پسپائی کو دور کرتا، آپ کی حماقتوں سے پردہ اٹھاتا، آپ کی جانچ پڑتال کرتا آپ کے غرور وتکبر کو خاک میں ملا دیتا ہے اس لئے بھی یہ بے حد قیمتی ہے۔ کیونکہ مسیحی یہ جانتا اور سمجھتا ہے کہ، "ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم، الزام، اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے تا کہ مردِ خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے۔" (۲۔تیتھیس 16:3) اس لئے وہ کلام کے تمام پہلوؤں کو بخوشی قبول کرتا ہے۔اس لئے اے میرے عزیز، خدا کی نرمی کو، تحمل کو کم نہ سمجھو بلکہ اس کی سچائی کے وہ حصے جو آپ کو ملامت کرتے، اصلاح کرتے، خالی کرتے یا پست کر کے عاجز وحلیم بناتے ان کو اپنے دل سے عزیز سمجھو۔اس لئے کلام خدا کی طرف سے ڈانٹ ڈپٹ اور ملامت اپنے آپ میں وعدوں کی طرح قدر و قیمت والی ہے۔ کیونکہ وعدوں اور ملامتوں دونوں کا مقصد ایمانداروں کی تقدیس کرنا ہی ہے۔کیونکہ یہ دونوں ایک ہی الٰہی دل سے نکلتے ہیں جو آپ سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔

الٰہی تسلی

کلام خدا کے وسیلے الٰہی تسلی ملتی ہے۔اس لئے بے شمار افراد اس کے قیمتی ہونے کی گواہی دیں گے!"ہر طرح کی تسلی کا خدا ہے۔" (۲۔کرنتھیوں 3:1) وہی اس کلام میں بولتا ہے اور کوئی لفظ ایسا نہیں جو کلام خدا کی برابری کر سکے۔کوئی دکھ، کوئی غم، کوئی ذہنی ابتری، یا دلی اداسی ایسی نہیں جس کے لئے تسلی کلامِ خدا میں موجود نہ ہو۔آپ کے دل و دماغ کی تسلی اور مدد کے لئے کلام خدا سکون بخش آواز اور غمگسار ساتھی کی مانند ہے۔اس لئے "صحائف کی تسلی" سے آپ کی امید بندھ جائے گی (رومیوں 4:15) کہ خدا نے آپ کو مشکل کے وقت تنہا نہیں چھوڑنا بلکہ وہ آپ کو اس دوران سنبھالے گا، مشکل سے نکالے گا اور اسی کے ذریعے آپ کی تقدیس کرتا جائے گا۔تا کہ اس کے عظیم اور قیمتی نام کی حمد ہو اور اس کا لامتناہی جلال ظاہر ہو۔کلامِ خدا دکھ سہنے والوں کی کتاب ہے۔خدا اس مقدس کتاب کے ہر صفحے کے وسیلے آپ کے دکھی اور پریشان دل سے کلام کرے گا اور ایک ماں کی طرح تسلی، محبت، نرمی، اور شفقت دکھائے گا، "جس طرح ماں اپنے بیٹے کو دلاسا دیتی ہے اسی طرح میں تم کو دلاسا دوں گا۔" (یسعیاہ 13:66)۔

بائبل مقدس خدا کے دل کا حال بیان کرتی ہے اس لئے اس کتاب میں خدا کے دل کی ہر دھڑکن، دل کے غریبوں،

بیواؤں، یتیموں غم کے ماروں، ستائے ہوؤں، مصیبت زدوں، ہرطرح کے غم کے ماروں، ظلم سہنے والوں کیا بچوں کیا بڑوں سب کو ہرطرح کی پناہ، تسلی، ہمدردی، تحفظ اور دلی سکون فراہم کرتی ہے۔ صحائف حاصل ہونے والی تسلی اور ہمدردی کے لئے خدا کا شکر ادا کیا کرو! آپ جب بھی اس کتابِ مقدس کو کھولیں گے تو چاہے آپ کسی بھی دکھ، بوجھ، پریشانی میں مبتلا ہوں جو شاید کسی گناہ کا احساس شرمندگی یا احساس جرم ہو یا آزمائش کا دباؤ یا دکھ کی وجہ سے زندگی میں مایوسیاں ہوں۔ تو کلام تسلی کے ایسے الفاظ بولتا ہے جو صرف خدا ہی بول سکتا ہے۔

زندگی بخش قدرت

کلامِ خدا اپنے اندر زندگی بخش قدرت رکھتا ہے اس لئے بھی یہ ایماندار کے لئے قیمتی ہے۔ اس میں ایسی الٰہی حیاتیاتی قوت ہے جو زندگی کو روح اور قدرت کے وسیلے ظاہر کرتی ہے (۱۔کرنتھیوں 2 : 4؛ ۱۔تھسلنیکیوں 1 : 5) تخلیق نو یعنی نئی پیدایش بخشنے اور تقدیس کرنے کے لئے بائبل مقدس ہی انمول ذریعہ ہے۔ نئی پیدایش بخشنے والے آلے کے حوالے سے پاک روح اس کے بارے میں فرماتا ہے: "کیونکہ تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیرفانی سے خدا کے کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو۔" (۱۔پطرس 1:23) اور تقدیس کرنے والے اوزار کے حوالے سے خداوند یسوع نے باپ سے دعا کرتے ہوئے یہ بتایا، "انہیں سچائی کے وسیلے سے مقدس کر، تیرا کلام سچائی ہے۔" (یوحنا 17:17) شاگردوں سے بھی اس نے اسی انداز میں بات کی، "اب تم اس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کیا پاک ہو۔" (یوحنا 3:15)۔

اس سے یہ واضح ہوگیا کہ کلامِ خدا ہمیں روحانی زندگی اور انجیل کی پاکیزگی عطا کرنے کا الٰہی ذریعہ اور انتظام ہے۔ اس لئے ہر ایماندار مسیحی کو تعظیم، گہری محبت اور گرم جوشی سے اس کے مطالعے کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں گہرے طور پر مسیح کو جاننے، اس کے کفارہ بخش کام، اور اس کے درمیانی ہونے کے کردار اور دل و دماغ کی ہر حالت اور ضرورت کو پورا کرنے کی قدرت کے بارے میں جاننے کے لئے گہرے طور پر اس کا مطالعہ کیجئے۔ خدا کی محبت اور مرضی کو اپنی زندگی میں گہرے طور پر جاننے کے لئے اس کا خوب مطالعہ کیجئے۔ اپنا ہر شک، الجھن، غم اور پریشانی کو خدا کے کلام کی طرف لے جائیں۔ اس کے مقدس صفحات کھولنے سے پہلے اپنے دل کو دعا کے ذریعے ابدی روح کی حضوری میں لے جائیں تاکہ کلامِ خدا کو سمجھنے کے لئے وہ آپ کے ذہن کو کھولے اور آپ کی روحانی آنکھیں روشن ہوں تاکہ آپ الٰہی زندگی کے سرچشمے کو بہتر طور پر دیکھ سکیں اور اس میں سے آبِ حیات کو پی کر ابدی زندگی پائیں، آپ کیسے یہ آبِ حیات پی سکیں گے؟

ایمان کے وسیلے صبر

The Patience of Fait

"کیونکہ تمہیں صبر کرنا ضرور ہے تاکہ خدا کی مرضی پوری کرکے وعدہ کی ہوئی چیز حاصل کرو،" (عبرانیوں10:36)۔

"اوراس طرح صبر کرکے اس (ابرہام)نے وعدہ کی ہوئی چیز کو حاصل کیا۔" (عبرانیوں6:15)جو لوگ خداوند کے وعدوں کے پورے ہونے کا انتظار کرتے ہیں بائبل میں ان کے لئے خاص برکت کا وعدہ فرمایا گیا ہے کیونکہ ہم سب اس بات سے واقف ہیں کہ دنیا پر غالب آنے والے ایمان کی کتنی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات ہم بڑے ایمان سے دعا کرتے ہیں اور جب خدا بڑے ایمان کو آزما کر ہماری زندگیوں میں خوبصورت کام کرنے لگتا ہے تاکہ ہمارے ایمان کو مزید بڑھائے تو پھر ہم بڑبڑاتے اور ایمان سے متزلزل ہونے لگتے ہیں۔ حالانکہ ایمان اور صبر کے وسیلے ہی پرانے مقدسین نے وعدہ کی ہوئی چیز حاصل کی اور ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ "ان کی پیروی کریں"(عبرانیوں6:12) ابرہام کا ایمان صحائف میں عظیم ایمان کہلایا ہے اور ہمارے شکی دلوں کے لئے ایک نمونہ بھی ہے لیکن کیا ہم نے کبھی ابرہام کے عظیم صبر پر کبھی غور کیا ہے؟ کیونکہ جب اس نے پورے طور پر صبر کرلیا تب وعدہ کی چیز حاصل کی

داؤد جو خدا کے دل کے موافق شخص تھا اسے روح القدس نے خداوند پر بھروسہ کرنے کی بابرکت تعلیم دی جس کا بار بار داؤد نے ان الفاظ میں ذکر کیا:

"میری جان کو خدا ہی کی آس ہے، میری نجات اسی سے ہے---اے میری جان!خدا ہی کی آس رکھ کیونکہ اسی سے مجھے امید ہے" (زبور62:1,5)۔

"ہماری جان کو خداوند کی آس ہے۔ وہی ہماری کمك اور ہماری سپر ہے"(زبور33:20)

"میں خداوند کا انتظار کرتا ہوں میری جان منتظر ہے اور مجھے اس کے کلام پر اعتماد ہے ہاں صبح کا انتظار کرنے والوں سے کہیں زیادہ میری جان خداوند کی منتظر ہے" (زبور130:5-6)

"اگر مجھے یقین نہ ہوتا کہ زندوں کی زمین میں خداوند کے احسان کو دیکھوں گا تو مجھے غش آجاتا خداوند کی آس رکھ، مضبوط ہو اور تیرا دل قوی ہو، ہاں خداوند کی آس رکھ" (زبور27:13-14)"میں نے صبر سے خداوند پر آس رکھی، اس نے میری طرف مائل ہو کر میری فریاد سنی " (زبور40:1)لیکن بہت افسوس کا مقام ہے کہ آج بہت سے ایسے ایماندار موجود ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی دعائیں خدا کے فضل کے تخت کے پاس سے واپس لوٹ رہی ہیں اور یوں وہ نا امید ہوکر

اسرائیل کے ایک بادشاہ کی مانند یوں کہنے والے بن جاتے ہیں کہ،"اب آگے میں خداوند کی راہ کیوں تکوں؟"(2-سلاطین 6:33)۔

اس لئے اے میرے عزیزو، اپنا دل چھوٹا نہ کرو بلکہ اپنی کوششیں چھوڑ کر خداوند یسوع کے نام میں اپنی درخواستیں خداباپ کے حضور پیش کرو اور ایمان رکھتے ہوئے صبر کرنا شروع کرو تو خدا کا رحم ضرور آپ کے لئے ظاہر ہوگا کیونکہ تمہارے ایمان کا آزمایا جانا صبر پیدا کرتا ہے اور یہ صبر خداباپ کے جلال کے لئے تم میں قیمتی پھل پیدا کرتا ہے جو لوگ کسی بیماری یا جسمانی کمزوری میں ''زندوں کی سرزمین میں خداوند کی بھلائی کے منتظر ہیں'' ان کے لئے قدرت اور سلامتی کا وعدہ یہ ہے کہ جو خداوند کا انتظار کرتے ہیں وہ نئی قوت پائیں گے''یعنی نہ صرف ان کی پرانی قوت بحال ہوگی بلکہ خدائے پاک روح ان کے بدنوں کو نئی تازگی عطا کرے گا اور وہ بھرپور زندگی کا انوکھا تجربہ کریں گے جیسے "عقاب نئے بال وپر سے اڑتے ہیں" اور وہ "دوڑیں گے پر ماندہ نہ ہونگے" اور "چلیں گے پر ہرگز نہ تھکیں گے" (یسعیاہ 40:31) اور یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کیونکہ وہ خداوند یسوع مسیح کے عظیم کفارہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ایمان سے صبر کی راہ اپنائیں گے۔ اس لئے ہمیں ایمان میں مضبوط ہونے اور شک نہ کرنے اور سست ہونے سے منع کیا گیا ہے "تاکہ تم سست نہ ہوجائو بلکہ ان کی مانند بنو جو ایمان اور تحمل کے باعث وعدوں کے وارث ہوتے ہیں۔" (عبرانیوں 6:12)

اس لئے ہمیں ایمان کے سورما کی طرح یہ کہنے کی ضرورت ہے "اے خداوند ہمارے خدا تو ہماری مدد کر کیونکہ ہم تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیرے نام سے اس انبوہ کا سامنا کرنے آئے ہیں۔۔۔" (2-تواریخ 14:11)

"خداوند تم پر مہربانی کرنے کے لئے انتظار کرے گا اور تم پر رحم کرنے کے لئے بلند ہوگا۔۔۔ مبارک ہیں وہ سب جو اس کا انتظار کرتے ہیں۔" (یسعیاہ 30:18)

کیونکہ فکر و تردد میں لوگ حالات کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں، ان کی توجہ خدا سے پھر کر حالات پر لگ جاتی ہے۔ فکر و تردد کا مطلب ہے کہ ان بہت سی چیزوں کے خلاف منصوبہ بنانے اور کچھ کر گزرنے کا ارادہ جو ہمیں گھبرائے دیتی ہیں۔ ایسے کرتے ہوئے ہماری نگاہیں خدا پر سے بالکل ہٹ جاتی ہیں۔ اور یہ ایمان سے ہٹنے کا بہترین رجحان ہوتا ہے۔ جب ہم خدا پر نگاہیں لگاتے ہیں ہمارا ایمان بڑھتا ہے۔ مگر جب ہم حالات کی طرف یا چیزوں کی طرف دیکھتے ہیں تو پھر ہم فکر و تردد کا شکار ہوتے ہیں۔ اینڈریو مرے کہتے ہیں ''فکروں کا آغاز ایمان کا خاتمہ کرتا ہے۔'' اسکے بارے میں دانا زبور نویس نے یوں لکھا ہے۔

کلام خدا کا مطالعہ زندگی میں ایمان پیدا کرتا ہے

The Study Of The Word of God Begets Faith in Soul

ہم ایمان کے وسیلے نجات پاتے، ایمان کے وسیلے شفاء پاتے، ایمان کے وسیلے زندگی بسر کرتے، ایمان کے وسیلے قائم رہتے اور ایمان میں ہی مرتے ہیں اور خدا سے جو کچھ حاصل کرتے ہیں وہ سب ایمان کے وسیلے حاصل کرتے ہیں۔

ہم خدا کے کلام سے یہ جانتے ہیں کہ "تیرے ایمان کے مطابق" (متی 9:29) اس وقت سے شروع ہو جاتا ہے جب ہم گناہوں کی معافی کے لئے یسوع کو تکنا شروع کرتے ہیں اور یہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک ہم خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو جاتے۔ کیونکہ حاصل کرنے کے لئے مانگنا ایک قانونی کلیہ بن چکا ہے بہت سے لوگ جو خدا سے بہت کم یا کچھ نہیں پاتے اس کا سبب یعقوب اپنے خط میں یوں بیان کرتا ہے "تم مانگتے نہیں اس لئے تمہیں ملتا نہیں ---" (یعقوب 4:2)۔ ہمارا ایمان ہمارے مانگنے کی بنیاد ہے کیونکہ جب ہم ایمان رکھتے ہیں تب ہم مانگتے ہیں اور جب ہم ایمان سے مانگتے ہیں تو ہمیں ملتا بھی ہے (مرقس 11:24)۔ اس لئے یہ جاننا انتہائی اہم ہوگا کہ ہمارا ایمان کیسے بڑھتا ہے کیونکہ خدا ہمارے ایمان کے دائرہ کار کو بڑھاتا ہے کیونکہ وہ اس کے مطابق ہی دیتا ہے۔ ایمان ان لہروں کی مانند ہے جن پر دعاؤں کے جواب کی کشتی تیرتی ہے اب آپ اس کو کشتی ہی رہنے دیں یا ایک بڑے بحری بیڑے میں بدل لیں یہ سب آپ پر منحصر ہے۔

ایمان بڑھانے کے لئے پڑھیئے

"ایمان پیدا ہوتا ہے سننے سے اور سننا مسیح کے کلام سے" (رومیوں 10:17)۔ یعنی کلام خدا کا مطالعہ زندگیوں میں ایمان پیدا کرتا ہے اور اگر ایمان کمزور ہے تو پھر شاید آپ کلام خدا کا مطالعہ نہیں کر رہے۔ ایمان حاصل کرنے کے لئے خدا کا کلام روزانہ پڑھیئے، اس پر غور کیجئے، اسے یاد کیجئے، اور اس پر گہرائی میں غور کیجئے اور اس کو خوب یاد رکھیئے۔

"ان باتوں کی فکر رکھ ان ہی میں مشغول رہ تاکہ تیری (ایمان کی) ترقی سب پر ظاہر ہو۔" (1- تیمتھیس 4:15) یوں خدا پر آپ کا ایمان آپ کی زندگی سے خوب ظاہر ہوگا کیونکہ خدا کو اس کے کلام کے مطابق قبول کرنا ہی ایمان ہے۔

دعا ایمان کی آگ کے لیے ایندھن ہے

کیا ہمیں ایمان کے لئے دعا کرنے کی ضرورت ہے؟ دراصل جب ہم دعا کرتے ہیں تو ایمان پیدا ہوتا ہے، خدا نزدیک آتا ہے اور آسمان ہم پر روحانی سچائیوں کو ظاہر

کرنے لگتا ہے۔ چھپی ہوئی باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں، خدا کا جلال ہم پر ظاہر ہونے لگتا ہے یوں خدا کو جاننا اور اس پر مزید بھروسہ کرنا زیادہ آسان ہوجاتا ہے۔ اس لئے دعا گو شخص ہی بڑے ایمان والا شخص ہوتا ہے۔ کیونکہ تھوڑا ایمان تھوڑی دعا کا باعث ہے۔ جب ہم تھوڑی سی دعا کرتے ہیں تو ایمان بھی تھوڑا سا ہی رکھتے ہیں لیکن یاد رکھیے، دعا ایمان کی آگ کے لئے ایندھن ہے۔ جب شاگرد ایک لڑکے میں سے بدروح نہ نکال سکے تو شکست خوردہ ہوکر یسوع کے پاس آئے تو یسوع نے انہیں بڑی وضاحت سے ان کو وجہ بیان کی کہ، "یہ جنس دعا اور روزے کے بغیر نہیں جاتی" (متی 17:21)۔ شاگرد دعا کرنے کی بجائے بحث کرنے لگے لیکن جب آپ پورے دل سے خدا کے طالب ہوں اور صرف تیس منٹ ہی صرف کریں تو حقیقی دعا ہوگی تو اس کے بعد آپ کا ایمان پہلے ایمان سے یقیناً زیادہ ہوگا۔ آپ کے ایمان کی زندگی آپ کی دعائیہ زندگی پر منحصر ہوتی ہے۔

روزہ ایمان کو بہت بڑھاتا ہے

روزہ ایمان کے بڑھنے کا سبب بنتا ہے یسوع نے فرمایا، ''یہ قسم دعا اور روزے کے بغیر نہیں جاتی۔'' ایک دعائیہ شخص روزہ رکھنے والا شخص ہوتا ہے اور روزہ رکھنے والا شخص ایمان رکھنے والا شخص بھی ہوتا ہے۔ جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو ہم کھانے سے پرہیز کرتے اور بیرونی دنیا سے توجہ ہٹا کر روحانی زندگی میں قدم بڑھاتے اور نشونما پاتے ہیں۔ روزہ رکھنے کا مطلب اس خراب دنیا سے علیحدگی بھی ہوتی ہے اور ہم دوزخ کی جانب بھاگنے والی دنیا سے ہٹ سے خدا کے ساتھ ساتھ چلنے لگتے ہیں یعنی ہم اس دنیا کی خواہشات سے تمام توقعات ہٹالیتے اور اس دنیا سے کچھ قبول نہیں کرتے دراصل یہی حقیقی روزہ ہے۔ ابرہام نے جب تک کُلدانیوں کے مٹی اور پتھر سے بنے ہوئے گھروں سے نگاہیں نہیں ہٹائیں تب تک اسے آسمانی شہر نظر نہیں آیا۔ خدا کے کام کے لئے روزہ رکھنا ایک مقدس کام ہے۔ اگر آپ پورے دل سے یعنی پورے عزم اور جذبے سے روزہ رکھتے ہیں تو پھر آپ خدا کی خدمت بھی بہت زبردست طریقے سے کریں گے۔ آمین! آپ خدا سے بڑے کاموں کی توقع کریں تو خدا کے لئے بڑے کام کریں گے۔ آپ یہ ایمان رکھیے ایسا ہی کیجئے اور جب آپ خدا کے کسی وعدہ کو پڑھیں تو اس کو یاد رکھیں اور اس کے وقوع پذیر ہونے کے لئے بہ شدت دعا کیجئے اور اس پر عمل کرنے کے لئے بالکل تیار ہوجایئے۔ شاگردوں نے درخواست کی کہ "ہمارے ایمان کو بڑھا" (لوقا 17:5-10)، خداوند جواب دیا، جو کچھ تمہارے پاس ہے، اسے استعمال کرو'' یعنی اگر رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا تو پہاڑ ہٹ جائیں گے آپ کو اپنے ایمان کو کلام کے کسی بھی وعدے کے ساتھ منسلک کرنا ہے اور اس کے لئے دعا میں زور لگانا ہے۔ کیونکہ ایمان کا ایک

چھوٹا سا ذرہ جو سوئی کی نوک کے برابر ہو وہ معجزات کرنے کے لئے کافی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے اپنے بارے میں؟، پاک روح آپ کی زندگی میں آپ کی صلاحیتوں اور وسائل سے بڑھ کر کام کرے گا۔ وہ خوف اور جھجک کو نکال کر حوصلہ اور ایمان پیدا کرے گا۔

"پس آئو ہم فضل کے تخت کے پاس دیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے۔" (عبرانیوں 4:16)

اگر آپ ایمان حاصل کرنا یا بڑھانا چاہتے ہیں تو آج ہی سے کلام مقدس پڑھنا اور سننا شروع کریں دعا کرنا شروع کریں، گناہ اور دنیا کی خواہشات سے دور رہیں اور خدا کے لئے کچھ بڑا کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔۔۔ تاکہ یسوع آپ کے حق میں وہی کہے جو اس نے سورفینیکی عورت کے حق میں کہا، "تیرا ایمان بہت بڑا ہے۔" (متی 15:28)

یعنی جب تک اس کی نگاہوں کا مرکز خدا ہے۔ تب خدا ہی تمام پھندوں اور گڑھوں سے اسے بچائے گا جو اس کی راہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کو ہی ایمان کے مطابق چلنا کہا جاتا ہے۔ مگر جب وہ خود اپنے طریقے سے ان پھندوں اور گڑھوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کی نگاہیں خدا کی طرف پھر جاتی ہیں اور وہ فکر و تردد اور پریشانی سے بھر جاتا ہے۔ جو ایمان کے لئے تباہ کن ہے، مگر جو خدا پر بھروسہ کرتے ہیں وہ بابرکت ہوتے ہیں۔ اگر مشکل حالات آپ کی زندگی میں آجائیں تو آپ ایمان کس طرح رکھیں گے؟

خداوند اٹل ایمان کو برکت دیتا ہے

The Lord Rewards Unwavering Faith

ہمارے بچپن میں تین نوجوان یہودی مردوں کی کہانی سنتے تھے جو نبوکدنضر بادشاہ کے بنائے ہوئے بت کے سامنے سجدہ کرنے سے انکار کرتے ہیں، ہمیں اس واقعے کی سچائی پر کوئی شک نہیں تھا لیکن ہمیں اس واقعے کا اس زمانے سے کوئی تعلق سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ لیکن زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ ایک مشنری برما کے وزٹ سے واپس آئے تھے وہ چائنا ان لینڈ میشن (یعنی چین میں رسالتی خدمت) سے وابستہ تھے، انہوں نے برما کے ایک مسیحی شاگرد کا واقعہ سنایا جو ان تینوں یہودی نوجوانوں کے واقعہ سے بے حد مماثلت رکھتا تھا۔ جب اس نے اشترا کی افسران کے سامنے اپنے ایمان کا اقرار کیا تو انہوں نے اس کو جلتی ہوئی آگ پر لٹکا دیا لیکن اس نے انکار نہ کیا۔ جب افسروں نے یہ دیکھا تو بار بار اس کو آگ پر لٹکایا گیا یہاں تک کہ آتشی رتھ اس کو خداوند کی حضوری میں لے گیا، اس کا بدن تو جلایا گیا پر ایمان جلایا نہ جاسکا۔ اس لئے یہ واقعہ تو بالکل ہمارے دور کے عین مطابق ہے اور ہم جو آج موجود ہیں اس ایماندار طِطس کی جگہ اپنے آپ کو رکھ سکتے ہیں۔ آپ دانی ایل کی کتاب میں (3:1-30) ان تین یہودی نوجوانوں کے متعلق واقعے کو پڑھ سکتے ہیں یعنی ان کو جس خطرناک صورتحال کا سامنا تھا۔ کیونکہ ان کی دانائی اور حکمت کے باعث نبوکدنضر بادشاہ نے ان کی قدر کی جو بابل کے باقی درباریوں کو انتہائی ناگوار گزر رہی تھی اس

لئے وہ ان نوجوانوں سے حسد کرنے لگے اور ہر طرح سے سازشیں کرنے لگے کہ کسی طرح ان نوجوانوں کو رستے سے ہٹایا جائے۔ اس لئے انہوں نے یہ منصوبہ بنایا کہ نبوکدنضر بادشاہ کا سونے کا مجسمہ بنایا جائے تا کہ بادشاہ کے کارناموں اور جنگی فتوحات کو تعظیم دیتے ہوئے سب سجدہ کریں۔ اب وہ تینوں نوجوان اپنے یہواہ خدا کے کلام کے مطابق اس حکم پر کوئی شک نہیں کرتے تھے جس میں یہ لکھا تھا کہ "میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا" اور "تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا" (خروج 4:3:20) اس لئے جب انہوں نے نبوکدنضر کی مورت کو سجدہ نہ کیا، "تب (وہ) قہر سے بھر گیا" (دانی ایل 3:19) اس نے حکم دیا تھا کہ جو اس کی مرضی کے مطابق عمل نہیں کرے گا وہ اس کے قہر کی آگ کی بھٹی میں جلایا جائے گا۔ اس کے لئے اس نے قہر میں یہ حکم جاری کیا کہ ''بھٹی کی آنچ معمول سے سات گناہ تیز کر دی جائے'' یہ اس سارے واقعے کا پس منظر ہے جو ان تینوں نوجوانوں کو بابل کے علاقے میں پیش آیا۔

ایمان کے وسائل

ان نوجوانوں کے ایمان کی عظمت اور خدا سے وفاداری کا اظہار سات گنا تیز بھٹی میں گرائے جانے پر ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اپنے خدا سے وفادار رہے بلکہ جان دینے تک وفادار رہے۔ ان کا ایمان اٹل ایمان تھا۔ جس کا اظہار انہوں نے ان پختہ الفاظ میں کیا، "اے نبوکد نضر اس امر میں ہم تجھے جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ دیکھ ہمارا خدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں ہم کو آگ کی جلتی بھٹی سے چھڑانے کی قدرت رکھتا ہے اور اے بادشاہ وہی ہم کو تیرے ہاتھ سے چھڑائے گا اور نہیں تو اے بادشاہ تجھے معلوم ہو کہ ہم تیرے معبودوں کی عبادت نہیں کریں گے اور اس سونے کی مورت کو جو تو نے نصب کی ہے سجدہ نہیں کریں گے۔" (دانی ایل 16-8:18) آپ ان کے بیان میں انکے ایمان کے وسائل کا اندازہ کیجئے۔

خدا ان کو بچا سکتا ہے یہ ان کے ایمان کا پہلا وسیلہ ہے۔ ''ہمارا خدا۔۔ہمیں چھڑا سکتا ہے۔'' ہم سب خدا کی قادرِ مطلق صفت پر ایمان رکھ سکتے ہیں، لیکن اس عام درجے سے بڑھ کر اپنے لئے خدا کو کام کرتے دیکھنا ہمارے ایمان کا عملی مظاہرہ ہوگا جو عام درجے سے کہیں بڑھ کر ہے۔۔ بالخصوص اس وقت جب ہم جلتی ہوئی آگ کی بھٹی کی تپش پہلے ہی محسوس کر رہے ہوں۔ کیا چھٹکارے سے بڑھ کر ناممکن کچھ اور محسوس ہوتا ہے؟ کیا خدا مجھے بھی میری مشکل یا پریشانی کی جلتی ہوئی بھٹی میں بچا سکتا ہے؟ کیا میں خدا پر بھروسہ کر کے ایمان کا عملی قدم اٹھا سکتا ہوں؟

خدا بچانا چاہتا ہے اس بات پر ان کا اعتقاد تھا۔ ''وہ ہمیں تیرے ہاتھ سے بچائے گا۔'' یہ ان کے ایمان دوسرا وسیلہ ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ خدا سب کچھ کر سکتا وہ اکثر اس بات کا اعتقاد نہیں رکھتے کہ خدا ان

کے مسائل کو بھی حل کرنا چاہتا ہے۔ خدا کو جاننے کا مطلب ہے کہ خدا کی اس خواہش پر بھی پختہ یقین رکھنا کہ وہ ہماری بہترین بھلائی چاہتا ہے۔ خداوند خدا نے جس انداز میں ان تین جوانوں کو بچایا وہ طریقہ ان کے تصور میں بھی نہیں ہوگا۔ درحقیقت، انسانی لحاظ سے ایسا لگتا ہے کہ وہ تینوں ہلاک ہوجائیں گے اور اب وہ بچائے نہیں جائیں گے۔

تین بار مبارک ہے جس کو ملی ہو
حکمت، کہ بتائے وہ سب کو
کہ خدا اس وقت جنگ کر رہا ہے
جب وہ نظر نہ آ رہا ہو

جب کوڑھی نے یسوع سے اپیل کی تو یہ کہا کہ "اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے،" وہ اس کی شفا دینے کی قدرت پر ایمان رکھتا ہے، مگر یہ ایمان نہیں رکھتا کہ یسوع بھی چاہتا ہے کہ وہ شفا دے۔ یسوع نے فوراً اس کی درستگی کی اور کہا کہ، "میں چاہتا ہوں؛ پاک صاف ہوجا" (لوقا 5:12-13) لیکن ان تین جوان مردوں کا ایمان اس دوسرے وسیلہ ایمان پر آ کر ٹھہر نہیں گیا بلکہ ان کے پاس تیسرا وسیلہ ہے۔ جس نے ان کے ایمان کو ناقابل تسخیر اور ان کو آگ سے محفوظ بنا دیا، جب انہوں نے یہ کہا کہ ''لیکن اگر وہ بچانا نہ چاہے۔'' خدا کی عظمت کو مکمل طور پر قبول کرتے ہوئے انہوں نے یہ کہا کہ ''لیکن اگر وہ بچانا نہ چاہے، تو بھی اے بادشاہ تو یہ جان لے۔۔ کہ ہم سونے کی اس مورت کو سجدہ ہرگز نہ کریں گے۔'' اگر ہمارے پاس ایمان کا یہ تیسرا وسیلہ موجود ہے تو پھر ہم روحانی ترقی کی راہ پر ہیں۔ کیونکہ ان مردوں نے یہ بات واضح کردی کہ اگر خدا انہیں نہ بھی بچائے تو پھر بھی وہ اپنے ایمان سے نہیں ڈگمگائیں گے۔ انہوں نے یہ بات محسوس کرلی کہ ضروری نہیں کہ خدا ان کی مرضی کے مطابق کام کرے بلکہ انہوں نے خدا کی صلاحیتوں پر بھروسہ کیا اور معاملہ خدا کے ہاتھ میں چھوڑ دیا۔ وہ شاید خداوند یسوع کے اس اصول کو سمجھ چکے تھے جو اس نے ایک تمثیل میں بیان کیا تھا کہ، "کیا مجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہوں سو کروں؟" (متی 20:15)۔ آپ یہ اندازہ کیجئے کہ ان کا رویہ یہ تھا کہ، ''اگر خدا ہماری مرضی کے مطابق نہیں بھی کرنا چاہتا تو بھی ہمارا ایمان اور بھروسہ خدا کی ذات اور محبت پر سے ہرگز نہ ڈگمگائے گا۔ اور ہم اپنے خدا کی عظمت کو اس حد تک سمجھتے ہیں کہ ہم اس کو پہلے سے ہی قبول کرلیں گے۔'' اور پھر آپ اس واقعے کو سمجھیں تو وہ صورتحال ایسی ہے کہ اپنے ایمان پر قائم رہنے کا انعام ان نوجوانوں کو یہ ملا کہ انہیں جلتی ہوئی تیز آگ کی بھٹی میں ڈال دیا گیا۔ کوئی بھی دیکھنے والا، سننے والا یہ کہے گا کہ خدا کو ان سے کوئی سروکار نہیں رہا، لیکن ان کا ایمان اس کڑے امتحان سے گزرنے کے لئے بھی تیار ہے۔ ان کے لئے خدا کے ساتھ وفاداری ان کی اپنی زندگی سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے، انہوں نے خدا پر اس وقت تک بھروسہ رکھا ہے جب وہ اس کے مقاصد کو سمجھ نہیں پا

رہے۔ اور تب خدا نے انہیں اس اعلیٰ اور اٹل ایمان کے مطابق اٹل اور اعلیٰ انعام سے بھی نوازا۔ اور ایسی برکت انہیں عطا کی جس کا کبھی تصور بھی انہوں نے نہیں کا ہوگا۔

ایمان کے نتائج

تھامس کارلائل نے ایک بار یہ کہا کہ، ''ہم سب کو جس حتمی سوال کا بالآخر سامنا کرنا ہوگا وہ یہ ہے کہ کیا ہم ایک بہادر بننا چاہتے ہیں یا بزدل؟'' یہ سوال کسی نہ کسی طرح سے ہم سب کے سامنے آتا رہتا ہے۔ ایمان کو ہمیشہ ایک چناؤ کا سامنا رہتا ہے کہ اعلیٰ راہ چنی جائے یا ادنیٰ راہ کا چناؤ کیا جائے۔ ان تین جوانوں کے لئے بھی چناؤ آسان نہ تھا نہ ہی یہ ہمارے لئے آسان ہوتا ہے۔ اکثر تو یہ بڑا اکڑوا چناؤ ہوتا ہے۔ غور کیجئے کہ بادشاہ کی مورت کو سجدہ کرنا ہے یا پھر بادشاہ کی تیار کردہ جہنمی سی آگ کے الاؤ کا ایندھن بننا ہے یہ ایک چناؤ تھا! نبوکدنضر نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ اپنے ایمان سے پھریں بلکہ اس کی مانگ یہ تھی کہ وہ صرف اسکی مورت کو سجدہ کریں۔ ابتدائی کلیسیاء کے ایام میں بھی بادشاہ وقت کی خدمت میں صرف ایک چٹکی خوشبو جلا دینے سے شاید بہت سے شہدا کو شیروں کے سامنے نہ پھینکا جاتا ایمان ہمیشہ بلند اور اعلیٰ راہ کا ہی چناؤ کرتا ہے چاہے اس کو بڑی سے بڑی قیمت بھی کیوں نہ چکانی پڑے۔

یاد رکھیئے! ایمان رکھنے میں ہمیشہ خطرہ لاحق رہتا ہے اور اگر یہ خطرات نہ ہوں تو پھر شاید ایمان کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جب تک راہ نظر آتی رہے تب تک ہم اپنے دیکھنے کے مطابق چل رہے ہیں۔ ایمانداروں کے باپ، ابرہام کی زندگی کی بنیاد کیا تھی؟ اس کی تمام زندگی کا دارومدار اس کے آغاز میں نظر آتا ہے، ''ابرہام چل پڑا نہ جانتے ہوئے کہ کدھر کو جاتا ہے۔'' (عبرانیوں 8:11)۔ وہ خدا کی خاطر سب کچھ داؤ پر لگا کر چل پڑا تھا۔ ہم ایمان کا اظہار یا مشق اس وقت کرتے ہیں جب سامنے راستہ صاف نہ ہو، اور یا پھر اس وقت جب خدا کے علاوہ اور کوئی چارہ باقی نہیں رہتا۔ بہت سے لوگ جسمانی خطرہ کا سامنا کرنے کے لئے تو شیر کی طرح بہادر ہوتے لیکن ایمان کا چھوٹا سا قدم اٹھانا بھی ان کے لئے انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ ہم بہت سادہ سی زندگی گزارنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے منصوبے خراب یا تبدیل نہ ہوجائیں۔ اس لئے کتاب مقدس کے مطابق راہ ایمان میں اکثر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایمان کو ہمیشہ مخالف کا سامنا بھی ہوگا۔ راہ ایمان پھولوں سے سجی ہوئی ہرگز نہیں ہوتی بلکہ یہ خون چھڑکی ہوئی راہ ہے۔ ابرہام کو ایک امتحان سے دوسرے کی طرف جانا پڑا جو گزشتہ امتحان سے کہیں زیادہ کڑا ہوتا تھا۔ جس میں غالب آنے کے لئے مخالف اور پھلانگنے کے لئے کوئی نہ کوئی مشکل ضرور ہوئی تھی۔ اس لئے مشکلات کا سامنا کرنے پر گھبرانے کے بجائے ہمیں اس لئے خوش ہونے کی ضرورت ہے کہ ایمان کو استعمال کرنے کا ایک اور موقع تو ملا۔ جب ایمان

میں آگے بڑھ رہے ہوں تو پھر ہمیں مشکلات اور مخالفت کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ ایمان کی مشق اور کس طرح سے کی جاسکتی ہے؟ یعنی کامیابی حاصل کرنے کے لئے مشکلات کا سامنا تو ضرور ہی ہوتا ہے۔

ایمان کے وسیلے رہائی

دو اہم اسباق کو سیکھنا بہت ضروری ہے۔

۱۔ ہماری سب سے بڑی کامیابی مشکلات سے چھٹکارا نہیں۔ کیونکہ خدا نے بھی تین جوانوں کو آگ کی جلتی بھٹی سے نہیں بچایا تھا بلکہ اس نے انہیں آگ کی جلتی بھٹی میں بچایا تھا۔ ہمیں اس نظریہ کو چھوڑنا ہوگا کہ مشکلات سے رہائی ہی سب سے بڑی برکت ہے۔ یہ ایسی سوچ ہے جو نئے عہد نامہ کی تعلیمی روح کے بالکل مخالف ہے۔ کیا یہ ہمارے خداوند کی تعلیم ہے جس کی پیروی ہم کرتے ہیں یا کیا اس کا رویہ ایسا تھا؟ پولس مصیبتوں میں خوش رہتا نہ کہ ان سے کنارہ کشی کرکے۔ اسی سے کہیں زیادہ عمدہ کام کرکے دکھایا۔ ہمارے خداوند نے بالخصوص یہ فرمایا کہ، "دنیا میں مصیبت اٹھاتے ہو۔" (یوحنا16:33) اور ہم سب یہ سمجھتے ہیں کہ جو کلیسیاء زیادہ آرام طلب ہوتی ہے وہ کم روحانی پھل لاتی ہے۔ اس لئے خدا نے ہم سے مصیبتوں سے بچانے کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ ہم دکھوں کی بھٹی میں گزارے چند دنوں میں زیادہ سیکھتے ہیں۔ بہ نسبت بغیر پھل لائے کئی برس ہم صرف آرام میں گزار دیں۔ ہم مشکلات میں سے عظیم خدا کے قوی ہاتھ کے وسیلے ابھر کر سامنے آتے ہیں۔

۲۔ مشکلات سب کے لئے فرق فرق ہوسکتی ہیں۔ خدا ہم سب کو مختلف انداز میں اور مختلف طریقے سے بچاتا ہے۔ اس وجہ سے کچھ لوگ تو ٹھوکر کھاتے ہیں پر کچھ لوگ سربلند ہوتے اور کامیاب ہوکر سامنے آتے ہیں ان تینوں جوانوں کو اس سے کوئی غرض نہیں تھا کہ خدا دوسروں کے ساتھ کیسا رویہ رکھتا ہے بلکہ وہ خدا کے ساتھ براہِ راست اپنے تعلق کا خیال رکھتے تھے۔ ہمارے خداوند نے پطرس کو ایک خاص سبق سکھایا، کیونکہ وہ یوحنا کے بارے میں اندازے لگا رہا تھا کہ آیا اس کو دوسروں سے الگ توجہ ملے گی۔ یسوع نے کافی سختی سے کہا، "تجھ کو کیا؟ تو میرے پیچھے ہولے" (یوحنا21:22)۔ یعقوب کو قید سے تختہ دار تک جانا پڑا۔ جبکہ پطرس قید خانہ سے چھوٹ کر دعائیہ میٹنگ میں گیا۔ پطرس نے 3000 روحیں جیتیں جبکہ استفنس کو 3000 پتھر کی مار پڑی یعنی وہ سنگسار ہوا۔ ہمیں اس بات کو ماننا پڑے گا کہ ''خداوند کی راہیں ہماری راہیں نہیں ہیں۔'' وہ ہم سب کے ساتھ مختلف انداز سے پیش آتا ہے۔ وہ کچھ لوگوں کو مشکلات سے بچاتا ہے اور کچھ لوگوں کو مشکلات میں سے نکالتا ہے۔

''اگر نہیں تو۔۔۔۔''

کہا ہماری روحانی لغت میں ''اگر نہیں تو ۔۔۔۔'' کی اصطلاح بھی موجود ہے؟ کیا ہمارے پاس ایمان کا یہ تیسرا ذخیرہ موجود ہے؟ کیا ہمارا بھی ایمان آگ سے بچانے

والا ایمان ہے؟ فرض کیجئے جنگ ہو، بیٹا، بیٹی، شوہر، بیوی یا کوئی اور بھی عزیز ہم سے چھن جائے تو کیا ہمارے پاس اس آگ کی سی جلتی ہوئی صورتحال سے گزرنے کے لئے ''اگر نہیں تو'' کی اصطلاح موجود ہوگی؟ اگر کاروبار ناکام ہوجائے یا گھر کا دیوالیہ نکل جائے تو کیا ہم اس آگ میں سے گزر پائیں گے؟ اگر صحت جاتی رہے تو؟ جب بڑھاپا آجائے گا تو؟ جب کوئی غم آدبائے؟ جب شادی کے لئے کوئی جیون ساتھی نہ مل رہا ہو؟ جب اچھے خاصے منصوبے ناکام ہوجائیں؟ جب مسیحی کام میں کامیابی حاصل نہ ہورہی ہو؟ جب ہم اپنی مرضی اور پسند کی جگہ خدمت نہ کر پارہے ہوں؟ آیئے ہم بھی ان تین جوانوں کا سا اٹل ایمان دکھائیں جو اس صورت میں بھی نہ ڈگمگایا جب کوئی امید باقی نہ رہ گئی تھی۔ ''اگر نہیں تو'' پھر بھی ہم اپنے خدا پر بھروسہ کریں گے، یہ ان تینوں جوانوں نے کہا مگر وہ ہرگز خودترسی اور خدا کی انکاری کا شکار نہ ہوئے۔

ہم اکثر خدا کے کاموں کو اپنی زندگی میں فوری طور پر سمجھ نہیں پاتے اور خدا نے بھی کہیں سمجھانے یا واضح کرنے کا وعدہ ہرگز نہیں کیا۔ البتہ یہ وعدہ ضرور کیا کہ "جو میں کرتا ہوں تو اب نہیں جانتا مگر بعد میں سمجھے گا۔" (یوحنا13:7) اور اس وقفے کے دوران ہم کافی اسباق سیکھ چکے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اگر میرے تمام دن گرم ہی ہوں تو میں کیسے سمجھوں کہ خداوند کا اس سے کیا مطلب ہے۔ لیکن اس کی بادشاہت کے علاقے میں وہ میرے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اگر میں مشکل کا شکار نہ ہوں تو شاید ہمیشہ کی زندگی کی قدر میری نظر میں کم ہوجائے گی۔ یعنی ہماری مشکل، پریشانی، تنگی اور آنسو سب ہمیں اس کی برکات میں بڑھاتے چلے جاتے ہیں کیونکہ خداوند ہمارا خدا تو ہم سے پیار ہی کرتا ہے۔

ایمان کے انعامات

ان تینوں جوانوں کے ایمان کی بے پناہ قدر کی گئی، وہ رائیگاں نہیں گیا۔ سب سے پہلا اعزاز جوان کو بخشا گیا وہ خدا کے بیٹے کے ساتھ رفاقت تھی کہ، ''دیکھو میں چار شخص آگ میں کھلے پھرتے دیکھتا ہوں اور ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا اور چوتھے کی صورت اِلٰہ زادہ کی سی ہے۔'' (دانی ایل3:25) یعنی خدا ہماری مشکل کی گھڑی میں ہمارے سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔ دیکھئے کہ وہ اس وقت تک نزدیک نہیں آیا جب تک وہ ''آگ میں ڈالے گئے'' اور اس وقت خداوند ان کے ساتھ شامل ہوگیا۔ ان مردوں نے ایمان سے قدم بڑھایا اور خدا نے بڑا قدم ان کے لئے اٹھایا۔

دوسرا فائدہ جو اُن کو ملا وہ شعلوں کی آنچ کا بے اثر ہونا تھا کیونکہ خدا نے دیکھا کہ شعلے تو بغیر تفریق کئے جلائے دیتے ہیں۔ ''تب ناظموں اور حاکموں اور سرداروں اور بادشاہ کے مشیروں نے فراہم ہوکر ان شخصوں پر نظر کی اور دیکھا کہ آگ نے ان کے بدنوں پر کچھ تاثیر نہ کی اور ان

کے سر کا ایک بال بھی نہ جلایا اور ان کی پوشاک میں مطلق فرق نہ آیا اور ان سے آگ سے جلنے کی بو بھی نہ آتی تھی؟ (دانی ایل 3:27) اس سے صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ آگ نے تو صرف ان بندھنوں کو جلایا تھا جن کے بعد آپ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے خدا کے بیٹے کے ساتھ رفاقت میں پھر رہے تھے۔ کیا ہم بھی اپنی مشکلات و آزمائش کی گھڑی میں ایسا ہی تجربہ نہیں کر سکتے؟ ان مردوں کا خدا پر توکل اور اٹل ایمان ان کے لئے زبردست انعام کا باعث ٹھہرا۔ کیوں ان کے لباس، بدن اور حتیٰ کہ سر کے بالوں کا بھی ذکر کیا گیا؟ کیونکہ آگ کی بو نہیں آتی تھی؟ کسی مصنف نے بہت خوبصورت الفاظ میں ان سوالوں کا جواب دیا کہ، ''بابلیوں کے نزدیک ان کا آگ دیوتا، اِزبر بہت اعلیٰ وارفع سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے ان کا یہ دیوتا، بادشاہ، حاکموں، سرداروں، ناظموں اور مشیروں کے سامنے شرمناک شکست سے دوچار کیا گیا۔ بادشاہ نے اپنے عمل سے اس شکست کا اظہار کیا۔ ان کی سرزمین میں یہواہ خدا نے اپنے ایمان رکھنے والوں کو آگ میں بچا کر دکھایا اور یہ ثابت کیا کہ وہ صرف اسرائیل کے علاقے میں ہی ان کا قبائلی خدا نہیں بلکہ وہ آسمان اور کل زمین کا بھی خدا ہے جس نے بابل میں اپنے تین ایمانداروں کو بچایا اور اگر وہ چاہے تو ضرورت کے تحت تیس ہزار کو بھی بچا سکتا ہے۔ فرض کیجئے کہ اگر ان تینوں جوانوں پر آگ کا ذرا سا بھی نشان ہوتا تو پھر ان آگ کے ماننے والوں کا کیا ردِ عمل ہوتا؟ شاید وہ یہ کہتے کہ خیر اِزبر ان کو مار تو نہیں سکا مگر پھر بھی اس نے اپنے نشان یا اپنا نشان تو ان پر چھوڑ ہی دیا ہے۔ اب ان کے دوست بھی انہیں آسانی سے نہیں پہچان سکتے، یا ان کے لباس اب پہننے کے قابل نہیں رہے۔ آگ کی بو اب یہ آسانی سے بھول نہیں پائیں گے۔ ہمارا دیوتا اِزبر واقعی طاقتور دیوتا ہے۔ آئندہ یہ جوان بادشاہ کا کوئی فرمان آسانی سے ٹال نہیں سکتے۔ کیونکہ اب تو یہ بھٹی سے بچ کر نکل آئے ہیں مگر دوسری بار ایسا نہیں ہو پائے گا۔۔ یوں ان تینوں عبرانی جوانوں کا پر عزم ایمان اور بت پرستی کے خلاف دعویٰ دھرے کا دھرا رہ جاتا۔ آج دنیا کو بھی ایسے مسائل کے دوران الزامات لگانے میں بے پناہ مہارت حاصل ہے۔ لیکن اس معاملے میں کوئی ایک معمولی سا رخنہ بھی موجود نہیں اور کوئی معمولی سا الزام لگانا بھی ممکن نہیں تھا۔ وہ لوگ تو حیرانگی سے صرف یہ اقرار ہی کرتے رہ گئے یہواہ نے ہر چیز فتح کر لی اور وہ معجزہ بالکل کامل اور سوال کرنے اور انگلی اٹھانے کے ذرا بھی قابل نہ تھا۔ کیونکہ قادرِ مطلق خدا کے ماننے والوں کے پاس سے تو آگ سے جلنے کی بو بھی نہیں آتی تھی۔

فاتح ایمان

اٹل ایمان کی اور بھی بہت سی اور ایسی مثالیں موجود ہیں جو تباہ کن صورتحال میں ''اگر نہیں تو'' کی حالت پر بھی قائم و دائم رہا۔ ہر بار اٹل ایمان نے نہ صرف الٰہی حکموں کی تعمیل کی بلکہ ان حکموں کے برخلاف صورتحال پر غالب آ کر بھی دکھایا۔

ایوب کا سب کچھ جاتا رہا۔۔۔ گھر بار، خاندان، مال جائیداد، حتیٰ کہ صحت اور بیوی کی ہمدردی بھی لیکن پھر بھی ان حالات کے درمیان میں بھی اس کا ایمان فاتح رہا۔ آپ اس کے ''اگر نہیں تو'' پر غور فرمایئے۔ "دیکھو وہ مجھے قتل کرے گا۔۔۔ پھر بھی میں اپنی راہوں کی تائید اس کے حضور کروں گا۔" (ایوب13:15)۔ وہ اپنے ایمان کے ماخذ سے اچھی طرح واقف ہے۔

اب اضحاق کے سوال کی شدت کا اندازہ کیجئے جو اس نے اپنے باپ ابرہام سے کیا، "سوختنی قربانی کے لئے برہ کہاں ہے؟" ابرہام کے پاس جواب تیار تھا۔ "خدا آپ برہ مہیا کرے گا۔" (پیدایش22:7-8)، لیکن ''اگر نہیں تو'' میں پھر بھی اس پر بھروسہ کروں گا کیونکہ اس نے سوچا کہ "خدا، مُردوں میں سے زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔" (عبرانیوں11:19) حالانکہ اس وقت تک مُردوں میں سے جی اٹھنے کا کوئی تصور نہ تھا مگر ابرہام نے اسے تقریباً مُردوں میں سے ہی واپس پایا تھا ورنہ تمثیلاً تو وہ مر چکا تھا کیونکہ وہ قربانی کے لئے وقف ہو چکا تھا۔ اسی طرح ہم خداوند یسوع کو دیکھتے ہیں کہ جب باغِ گتسمنی میں جانکنی کی حالت میں دعا کر رہا تھا تو اس کا پسینہ خون کی بوندیں بن بن کر ٹپکنے لگا تو اس نے یہ دعا کی، ''اے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔'' اگر نہیں تو، "جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو۔" (پڑھیئے متی39:26)

ان ساری باتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت نبوکدنضر ان جوانوں کے اٹل ایمان کے سامنے بے بس سا رہ گیا تھا۔ آگ ان جوانوں کے بدنوں پر کوئی اثر نہ دکھا سکی اور نبوکدنضر کو ان کی روحوں پر کوئی اختیار نہ تھا۔

آج دنیا بھی ایسے ایمان رکھنے والے کے سامنے بے بس ہوتی ہے۔ شیطان بھی ایسے لوگوں کے سامنے بے بس ہے اور صرف ان کے بندھن کھول کر انہیں آزاد ہی کر سکتا ہے اور کچھ نہیں دنیا میں آزمائشوں کے شعلے ہمارے اردگرد لپک سکتے ہیں کیونکہ کہیں نہ کہیں ہمیں کسی مورت کے آگے جھکنا ہو سکتا ہے۔ آگ کی بھٹی شاید بدل جائے مگر حقائق تبدیل نہیں ہوتے۔ شاید ہمیں کسی مشہور روایت کے سامنے جھکنا پڑے اور اگر نہیں تو پھر حقارت اور بے عزتی کی بھٹی میں آپ کو ڈالا جا سکتا ہے۔ ایذا رسانی کی بھٹی میں آپ کو جھونکا جا سکتا ہے لیکن آپ کو اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ آپ کا ایمان بھی ان تینوں جوانوں کی مانند آگ سے بچانے ولا ایمان ہو تا کہ آپ بھی خدا سے انوکھے انعامات حاصل کر پائیں۔

کیا آپ کو کبھی ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا جس میں آپ کا ایمان داؤ پر لگ گیا؟ یا کبھی ایسا ہوا تو آپ کیا کریں گے؟

☆☆☆☆☆☆